125

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،5۔مارچ2007

1۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2۔ سوالات (محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

1۔ آرڈیننس پنجاب جوڈیشل اکیڈمی مجریہ 2007

2۔ حکمت عملی کے اصولوں کی پابندی اور ان پر عملدرآمد کے بارے میں رپورٹ

برائے سال 2005 کا پیش کیا جانا

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور مصدرہ 2006

127

صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا اٹھائیسواں اجلاس

سوموار، 5-مارچ 2007

(یوم الاثنین، 15-صفر المظفر 1428ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 25 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار شوکت حسین مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ
بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (104)
وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ
الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (105)

سُوْرَۃُ آل عِمرَان آیات 104 تا 105

اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں (104) اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہو گئے اور احکام بین آنے کے بعد ایک دوسرے سے (خلاف و) اختلاف کرنے لگے یہ وہ لوگ ہیں جن کو قیامت کے دن بڑا عذاب ہوگا (105)

وما علینا الا البلاغ o

حلف

رکن اسمبلی کا حلف

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ منتخب رکن محترمہ ثریا نسیم صاحبہ، ڈبلیو۔317 حلف اٹھانے کے لئے چیمبر میں موجود ہیں۔ ان سے استدعا ہے کہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست پر کھڑی ہو جائیں۔ حلف لیں اور اس کے بعد حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر محترمہ ثریا نسیم صاحبہ نے اپنی نشست پر کھڑے ہر کر حلف اٹھایا
اور حلف رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت فرمائے)

تعزیت

معزز سابق وزیر محترمہ ظل ہما (مرحومہ) کی ناگہانی وفات پر دعائے مغفرت

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے لیکن سوال take up کرنے سے پہلے میں چند کلمات مرحومہ محترمہ ظل ہما کے بارے میں کہنا چاہوں گا۔ آج اس وقت جبکہ ان کی جگہ ہماری بہن ثریا نسیم صاحبہ نے حلف اٹھایا ہے، یہ میرے لئے جہاں مقام خوشی ہے وہاں میں افسردہ بھی ہوں کہ وہ آج یہاں موجود نہیں ہیں۔ بحیثیت ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی میں اپنی طرف سے اور پوری اسمبلی کی طرف سے ان کی ناگہانی وفات پر اظہار افسوس کرتا ہوں اور ان کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے، ان کو غریق رحمت کرے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ ہماری بہن جو آج تشریف لائی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ یہ ہمت دے کہ وہ ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انتھک محنت کریں۔ جس طریقے سے مرحومہ ظل ہما صاحبہ نے یہاں فرائض انجام دیئے ہیں اور ہاؤس نے ان کو جس طریقے سے خراج تحسین پیش کیا ہے وہ محترمہ ثریا نسیم صاحبہ کے لئے مشعل راہ ہونا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے موقع پر ان کو یاد کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ میں ایک بار پھر اپنی اور ہاؤس کی طرف سے ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا چاہوں گا، میں چاہتا ہوں کہ میرے سب دوست بھی اس میں شامل ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر مرحومہ ظل ہما صاحبہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے!

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! یہ بڑی اچھی بات ہے کہ آپ نے آج دوبارہ دعا مانگی ہے۔ دعا تو بار بار مانگنی چاہئے۔ چند دن پہلے اخبار میں آیا تھا کہ ظل ہما کی بڑی بہن نے یہ کہا ہے کہ میں ان کی جگہ سیاست میں آنا چاہتی ہوں۔ لہذا حکومت کو چاہئے تھا کہ ان کی بڑی بہن کو یہ موقع دیتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بگو صاحب! order of precedents کے مطابق پارٹی نے الیکشن کمیشن کو جو priority list دے رکھی ہے اسی کے مطابق nomination ہونا ہوتی ہے۔ الیکشن کمیشن نے next number پر آنے والے نام کو nominate کر کے notify کرنا ہوتا ہے۔ آپ کی بات بجا ہے، ان کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ موقع دیا جائے گا۔ فی الحال جو فہرست موجود تھی اس کے مطابق on order of precedents ان کا حق بنتا ہے جو ان کو دے دیا گیا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ابھی ہماری محترمہ بہن نے جو حلف اٹھایا ہے اس میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ "اسلامی نظریہ حیات قیام پاکستان کی بنیاد ہے" پاکستان میں الرشید ٹرسٹ کے نام سے ایک نہایت شاندار ادارہ ہے جو کہ اس ملک کے غریبوں، زلزلہ زدگان کے مستحقین، متاثرین کے لئے خدمات انجام دے رہا ہے۔ گزشتہ سالوں کے دوران اس ادارے نے کروڑوں روپے اس حوالے سے خرچ کئے ہیں۔ ان کی خدمات کو خود صدر مملکت نے بھی تسلیم کیا ہے۔ انھوں نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ الرشید ٹرسٹ نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ اس ادارے الرشید ٹرسٹ کی خدمات پورے پاکستان میں جاری تھیں، ہزاروں کی تعداد میں بیوگان اس سے وظائف حاصل کرتی تھیں۔ زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں انھوں نے بے شمار گھر بنا کر دیئے ہیں۔ آج اس ادارے پر پابندی لگادی گئی ہے۔

جناب والا! بیرونی ممالک سے تعلق رکھنے والی بعض این جی اوز جن کا اس ملک سے کوئی تعلق نہیں، ان کا کوئی کام یا کردار نہیں۔ انھیں تو پوری سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں جبکہ ایک ایسی این جی او جو اس ملک کے غریب اور ضرورت مند لوگوں کی خدمت کر رہی ہے اس پر پابندی لگادی گئی ہے جس کا قصور صرف یہ ہے کہ اس این جی او کو چلانے والے لوگ اچھے مسلمان ہیں۔ یہ ادارہ اپنی سالانہ آڈٹ رپورٹ حکومت کے پاس جمع کرواتا ہے اس کے باوجود ان پر پابندی لگانا انتہائی

افسوسناک، شرمناک ہے۔ تمام سیاسی پارٹیوں بشمول پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) نے اس کی مذمت کی ہے کہ یہ پابندی بلا جواز ہے۔ میں اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے اپنے تمام رفقاء کار سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ الرشید ٹرسٹ کے حوالے سے یہ جو زیادتی کی گئی ہے اس پر ہم سب کو مل کر آواز بلند کرنی چاہئے۔ ایک ایسا ادارہ جو کہ فلاحی خدمات انجام دے رہا ہے اس پر صرف بیرونی دباؤ کے باعث پابندی لگا دینا، کام کرنے سے روک دینا انتہائی غیر مناسب ہے۔ سپریم کورٹ کی جانب سے اس ادارے کو کام کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ ہم سب نے اس ملک کے آئین کے تحفظ کا حلف اٹھایا ہوا ہے اس کی بھی یہ خلاف ورزی ہے۔ بہت بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج محکمہ صحت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے۔

محترمہ ثریا نسیم: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے!

محترمہ ثریا نسیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج صوبہ پنجاب کی اس تاریخی اسمبلی کی membership کا حلف اٹھانے کے موقع پر جہاں میں اللہ رب العزت کا شکر بجالاتی ہوں کہ اس نے مجھے یہ اعزاز بخشا اور پاکستان مسلم لیگ کی ہائی کمان کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جنھوں نے مجھے اس قابل سمجھا کہ میں یہ عظیم ذمہ داری نبھا سکتی ہوں۔ وہاں میں اپنے دل کے انتہائی دکھ اور صدمہ کا اظہار کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتی کیونکہ آج مجھے اپنی نہایت عزیز، پیاری دوست اور بہن ظل ہما کی جگہ لینی پڑ رہی ہے جس کو ملک و قوم کی خاطر فرائض کی ادائیگی کے دوران شہید کر دیا گیا۔ جس نے صوبہ پنجاب کی خاطر انتھک محنت کی اور اپنے فرائض کی ادائیگی کے دوران جان دے کر اس اسمبلی کی پہلی شہید خاتون ممبر ہونے کا شرف حاصل کیا۔ ہمیں اس پر فخر ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ وہ اس کی قربانی کو قبول فرماتے ہوئے اس کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور خصوصاً مجھے اس کے مشن کو آگے بڑھانے اور اس کے ادھورے کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ہی آج اس معزز ہاؤس سے اجازت چاہوں گی۔ ابھی میرے بھائی نے بات کی لیکن شاید ان کو اندازہ نہیں ہے کہ وہ میری بہت اچھی بہن اور بہت اچھی ساتھی تھیں۔ میں اس کے افسوس کے لئے آج ہاؤس میں نہیں بیٹھوں گی اور کل سے باقاعدہ ہاؤس

میں شریک ہوں گی۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ کہتی ہیں کہ ان کے احترام کے لئے میں کل سے ہاؤس میں بیٹھنے کا آغاز کروں گی۔

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! سوال نمبر 3640 ہے۔

وزیر صحت: اس کا جواب پڑھ دوں یا پڑھا ہوا تصور کیا جائے گا؟

سید احسان اللہ وقاص: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

معزز ممبران: جواب پڑھ دیا جائے۔

میڈیکل آفیسرز کی بذریعہ PPSC کی بجائے کنٹریکٹ پر بھرتی کی وجوہات

*3640: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میڈیکل آفیسرز کی بیشتر اسامیاں مستقل کی بجائے زیر معاہدہ (contract basis) پر کی جا رہی ہیں زیر معاہدہ contract basis کی اسامیوں پر ماہانہ کیا تنخواہ ادا کی جاتی ہے اور اس کی کیا شرائط کار ہوتی ہیں، تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) زیر معاہدہ تقرریاں کرنے کی کیا وجوہات ہیں کیا اس سے qualified doctors میں شدید مایوسی کی فضا نہیں پیدا ہو گی؟

(ج) حکومت پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ تقرریاں کرنے سے کیوں انکاری ہے؟

وزیر صحت:

(الف) یہ درست ہے کہ میڈیکل آفیسرز کی بھرتی کنٹریکٹ کی بنیاد پر کی جا رہی ہے۔ میڈیکل

آفیسرز کو بنیادی مراکز صحت پر تعیناتی کی صورت میں مبلغ -/12000 روپے ماہانہ تنخواہ دی جاتی ہے جبکہ رورل ہیلتھ سنٹرز میں ماہانہ تنخواہ مبلغ -/24000 روپے دی جاتی ہے، معاہدہ کی مدت پانچ سال ہوتی ہے جو قابل تجدید ہے استعفیٰ دینے کی صورت میں ایک ماہ پیشگی نوٹس درکار ہوتا ہے مزید برآں زیر معاہدہ ڈاکٹروں کی تعیناتی ناقابل تبادلہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے حکومت نے زیر معاہدہ تقرریاں پسماندہ علاقوں میں طبی سہولیات بہم پہنچانے کے لئے کی ہیں۔

(ج) کنٹریکٹ پر تعیناتی حکومتی پالیسی کے مطابق ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: شکر کیتا اے کوئی اچھا وزیر آیا اے۔ تسیں کچھ خدا دا خوف کرو۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں چودھری صاحب کو مبارک باد دیتا ہوں کہ یہ وزیر صحت بنے ہیں لیکن ان سے درخواست ہے کہ ڈاکٹر فرزانہ کو کسی اور منسٹری میں بھیج دیں اور ان کی جگہ اپنے ساتھ کوئی اور پارلیمانی سیکرٹری رکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جب ان کو قبول ہے تو آپ کو کیا اعتراض ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: جناب سپیکر! مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ ان کا مسئلہ کیا ہے۔ ان کو consult کرنا چاہئے کہ ان کو مجھ سے اتنا خوف آتا ہے اور ہر وقت خوف زدہ ہی رہتے ہیں۔ یہ بے چارے معزز ممبرز ہیں ان کا علاج کرائیں اور ان کا مسئلہ دیکھیں۔ ابھی تو میں بولی ہی نہیں لیکن ان کی یہ حالت ہو گئی ہے۔ آج فیصلہ ہونا چاہئے کہ یہ خوف زدہ کیوں ہیں۔ یہ کچھ پڑھ لیا کریں کچھ تیاری کر کے آیا کریں۔ ان کو پتا کچھ ہوتا نہیں صرف سوال ہی کرتے ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ پارلیمانی سیکرٹری بھی strong ہے اور وزیر صحت بھی strong ہیں۔ بڑا تجربہ کار وزیر آ گیا ہے کوئی عام نہیں آیا تو اب ان کی بچت کیسے ہو گی۔ انھوں نے تو سمجھا تھا کہ کوئی ایسے ہی ناتجربہ کار منسٹر آئے گا کوئی seasoned politician نہیں ہوں گے لیکن چودھری صاحب تو بہت seasoned politician ہیں اور ان کا بہت تجربہ اور مہارت ہے۔ لہذا میری استدعا ہے کہ ان کا کوئی علاج کیا جائے اور انھیں کوئی درد دل کی دوائی دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! اصل میں آپ کی قابلیت کی دھاک بیٹھی ہوئی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! چودھری صاحب کی صحت دیکھ کر میری ان سے درخواست ہو گی کہ اپنی صحت کا خیال کریں۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے!

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! آپ نے فرمایا ہے کہ جب انھیں قبول ہے تو اپوزیشن کو کیا مسئلہ ہے۔ ذرا وضاحت کر دیجئے کہ یہ کون سا والا قبول ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بحیثیت پارلیمانی سیکرٹری!

وزیر صحت: جناب سپیکر! پورے ایوان اور خاص طور پر ہمارے دوست جن کا تعلق ایم ایم اے سے ہے کو بڑی وضاحت کے ساتھ بتانا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ ہماری بڑی قابل ترین پارلیمانی سیکرٹری ہیں۔ وہ آج کے سوالات کے جوابات بھی خود دینا چاہتی تھیں لیکن میں نے بڑی منت سماجت کر کے ان سے ٹائم لیا ہے کہ چونکہ وہ ناراض ہوتے ہیں اس لئے میں ہی گزارہ کر لوں گا لیکن اگر ان کی خواہش ہے تو میں ابھی فائل ڈاکٹر صاحبہ کو پکڑا دیتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: جناب والا! خاص طور پر میرے بھائی جو ابھی کھڑے ہوئے تھے اور انھوں نے کہا کہ قبول ہے۔ کیا ان کے ذہن میں قبول کا ایک ہی مقصد ہے۔ تبھی تو یہ عوام کی خدمت نہیں کرتے۔ ان کا اتنا گندا اور فرسودہ ذہن ہے اور انھیں اس قسم کی فضول بات کرتے ہوئے شرم آنی چاہئے۔ یہ اٹھ کر معافی مانگیں۔ آپ انھیں اسمبلی میں بیٹھنے کے آداب سکھائیں۔ کیا یہ اپنی بہن سے ایسے گفتگو کرتے ہیں۔ انھیں شرم سے ڈوب مرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں چودھری اقبال صاحب کے ان الفاظ کا خیر مقدم کرتا ہوں کہ انھوں نے فرمایا ہے کہ وہ انشاء اللہ صبر اور استقامت کے ساتھ ان کے ساتھ وقت گزاریں گے۔ میں دعا گو ہوں کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انھوں نے صبر کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ شاہ صاحب! یہ آپ کہہ رہے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کا اتنا بڑا حوصلہ کر دے کہ یہ پارلیمانی سیکرٹری جو نہایت قابل ترین ہیں۔ ہمیں اس میں کوئی شبہ ہی نہیں ہے البتہ اگر ترین سے بھی آگے کوئی اور لفظ ہو سکتا ہے تو ہم وہ لگاتے ہیں۔ ہم ان کی اس خوش قسمتی پر انھیں داد دیتے ہیں کہ اس محکمے کی تبدیلی کے نتیجے میں اس اسمبلی کی قابل ترین پارلیمانی سیکرٹری کی خدمات جلیلہ ان کو حاصل ہو گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب نے ان کی تعریف کی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں نے بھی تعریف کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تو مکمل تیار تھیں بلکہ میں نے ان سے استدعا کی ہے کہ مجھے بولنے دیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو فائل ان کو واپس دے دیتا ہوں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ تیار ہو کر آئی ہیں اور یہ قابل تحسین بات ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں نے بھی ان کی تعریف کی ہے۔ میں نے کوئی بد تعریفی نہیں کی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: جناب والا! ان کا علاج کروائیں۔ یہ اتنے ڈرپوک ہیں۔ جب ان کے سوالات آتے ہیں تو عجیب و غریب ان کی سرگوشیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ اب کیا علاج کیا جائے یا تو یہ سوال نہ کیا کریں۔ کیونکہ انھیں پتا ہے کہ جواب تو ٹھیک ٹھاک آنا ہے۔ انھوں نے بغیر دیکھے سوال کئے ہوتے ہیں۔ انھوں نے کسی ہسپتال کا وزٹ کیا نہیں ہوتا۔ صرف فارغ وقت میں بیٹھ کر خود یا اپنے پی اے سے سوال لکھوا لیتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری اور منسٹر دونوں قابل ترین تجربہ کار اور کام کرنے والے ہیں۔ اب انھیں تکلیف کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شاہ صاحب! Let us restrict to the question

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں ضرور ضمنی سوال کروں گا لیکن انھوں نے جو کہا ہے کہ میں نے کبھی ہسپتال کا وزٹ نہیں کیا۔ یہ الفاظ حذف کئے جائیں۔ انھوں نے بڑی زیادتی کی ہے اور مجھ پر غلط الزام لگایا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! ماشاء اللہ آپ بھی قابل تحسین ہیں۔ آپ بھی محنت کر کے آتے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! ڈاکٹرز کو جو کنٹریکٹ کی بنیاد پر ملازمتیں دی جاتی ہیں میں نے اس حوالے سے سوال کیا تھا۔ اس کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ شہر کے بنیادی مرکز صحت میں تعینات ڈاکٹر کو 12 ہزار روپے ماہانہ تنخواہ دی جاتی ہے اور رورل ایریاز میں تعینات ڈاکٹر کو 24 ہزار روپے تنخواہ دی جاتی ہے۔ وزیر موصوف فرمادیں کہ اس کے جو رولز بنائے گئے ہیں ان میں ان کی پروموشن کی کیا پالیسی ہو گی۔ آپ نے پہلے بھی سوالات میں دیکھا ہو گا کہ مختلف ٹیچنگ ہسپتالوں میں اسسٹنٹ پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور پروفیسرز نہیں ہیں۔ ظاہر ہے نیچے سے پروموشن ہوتی ہے تب ہی ڈاکٹرز پروفیسرز بنتے ہیں۔ اس وقت ہر کالج میں پروفیسرز کی بیس بیس سیٹیں خالی پڑی ہیں۔ اگر یہ کنٹریکٹ پر ہوں گے تو ان کا کیا مستقبل ہو گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

وزیر صحت: جناب سپیکر! فاضل دوست ہمیشہ اچھے سوال کرتے اور محکمے کو بڑی گائیڈ لائن دیتے رہے ہیں لیکن انھوں نے جو آج بات کی ہے مجھے اس کی بالکل سمجھ نہیں آئی۔ کنٹریکٹ دو پارٹیوں کے درمیان ہوتا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز آرڈر۔

وزیر صحت: جناب والا! کنٹریکٹ میں تو پروموشن کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ تو دو پارٹیاں طے کرتی ہیں اس حساب سے تین یا پانچ سال کا کنٹریکٹ ہوتا ہے اور اس کے مطابق تنخواہ دی جاتی ہے اور جب وہ کنٹریکٹ ختم ہو جاتا ہے تو پھر اسے review کیا جاتا ہے۔

جناب والا! میں تفصیل کے ساتھ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ کنٹریکٹ کی پالیسی کیوں شروع ہوئی ہے۔ ویسے تو ساری دنیا کے اندر کنٹریکٹ کی پالیسی بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمیں اس کی ضرورت کیوں پڑی۔ مجھے بھی بڑے بڑے حکمرانوں کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے اور سارے حکمران ہی اپنے طور پر اچھا کام کرتے ہیں لیکن آپ بھی اس بات کی شہادت دیں گے کہ BHUs redundant پڑے ہوئے تھے ان میں کوئی ڈاکٹر جاتا تھا نہ کوئی پیرا میڈیکل سٹاف جاتا تھا اور نہ ہی یہ کسی سے آباد ہوئے بلکہ بہت جگہوں پر تو ان میں مویشی بندھنے شروع ہو گئے تھے۔ سارا infrastructure بنا ہوا تھا مکانات بنے ہوئے تھے، رہائشیں بنی ہوئی تھیں لیکن وہاں پر کوئی بندہ نظر نہیں آتا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ انھیں آباد کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ

کا ایک بہت ہی بڑا مثبت اور تاریخی کارنامہ ہے اور یہ ہمیشہ یاد رکھا جائے کہ آج کل 90 فیصد BHUs آباد ہو گئے ہیں۔ ان میں ڈاکٹرز اور پورا اسٹاف موجود ہے اور وہ لوگ جو عرصہ دراز سے neglected تھے جنھیں صحت کی کوئی بنیادی سہولت نہیں مل رہی تھی حالانکہ حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ ہر شہری کو صحت کی بنیادی سہولت مہیا کرے لیکن نہیں مل رہی تھی۔ اس وجہ سے ہم نے یہ کنٹریکٹ پالیسی شروع کی ہے اور اب ڈاکٹرز کی ایک ایک پوسٹ کے against پانچ پانچ، چھ چھ درخواستیں آتی ہیں۔ باقاعدہ ان کی سلیکشن ہوتی ہے اور وہ وہاں پر جاتا ہے اور وہاں ڈاکٹر کو -/24800 روپے مل رہے ہیں۔ اس incentive سے یہ سارے BHUs آباد ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے یہ بڑا appreciable کام کیا ہے اور میں سید احسان اللہ وقاص صاحب سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ اس کی appreciation کریں گے۔ بہت شکریہ

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ بہت اچھی بات ہے کہ رورل سنٹر میں کیا ہے مگر سید احسان اللہ وقاص صاحب کا سوال یہ تھا کہ جو ڈاکٹرز کنٹریکٹ پر آتے ہیں ان کو promotion opportunities کیا ہوں گی ذرا اس کی وضاحت فرما دیں؟

وزیر صحت: جناب والا! بڑا اچھا سوال ہے جو رانا آفتاب احمد خان نے کیا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! میں نے بھی یہی پوچھا تھا۔

وزیر صحت: آپ نے پوچھا تھا کہ promotion کس طرح سے ہو گی۔ رانا صاحب نے opportunity کا لفظ صحیح استعمال کیا ہے۔ ان کے لئے opportunity یہ رکھی گئی ہے، جزا اور سزا کے بغیر مذہب بھی نہیں چلتا دنیاداری تو علیحدہ بات ہے۔ اس سلسلے میں 25 نمبر پبلک سروس کمیشن میں اس بات کے لئے رکھے گئے ہیں۔ نیا ڈاکٹر جو بیسک ہیلتھ یونٹ میں جا کر دو سال کی سروس کرتا ہے تو جب وہ regular بنیادوں پر پبلک سروس کمیشن سے سلیکٹ ہو گا تو اس کو 25 نمبر صرف اس بات کے ملیں گے کہ اس نے بیسک ہیلتھ یونٹ میں دو سال سروس کی ہے۔ اس کی سلیکشن میں اس کو 25 نمبر کا boost up ملے گا۔ یہ opportunity ان کو provide کی گئی ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب والا یہ سوال کیا گیا تھا 17-11-2003 کو اس کا جواب آیا ہے 12-12-2006 چار سال بعد اس سوال کا ایک تو جواب آ رہا ہے۔ آپ اسمبلی کی کارکردگی ملاحظہ

فرمائیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ وزیر موصوف بہت سینئر ہیں میں ان کی قابلیت کو چیلنج تو نہیں کر سکتا لیکن ان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب اکتوبر یا نومبر 2006 کو رحیم یار خان گئے تھے انہوں نے وہاں پر یہ اعلان کیا تھا کہ میں کنٹریکٹ پر ڈاکٹروں کو کنفرم کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ وہ واپس لاہور آئے اور 12۔ دسمبر کو وزیر اعلیٰ کے سیکرٹری جی ایم سکندر نے ہیلتھ سیکرٹری کے نام ایک چٹھی جاری کی کہ میں رحیم یار خان میں اعلان کر کے آیا ہوں لہذا ان ڈاکٹروں کو مستقل کر دیا جائے اور اس چٹھی کی کاپی بھی میرے پاس موجود ہے جو جی ایم سکندر نے ہیلتھ سیکرٹری کو لکھی ہے۔ اگر یہ کہیں گے تو میں یہ کاپی پیش بھی کر دوں گا۔ اسی طرح سے وزیر اعلیٰ صاحب نے ملتان نشتر میڈیکل کالج میں بھی اس قسم کا اعلان کیا، کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں بھی اس قسم کا اعلان کیا، لیکن میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ کے بار بار اعلان اور احکامات کے باوجود اگر ہیلتھ سیکرٹری یا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ان کی بات نہیں مانتا تو اس کی کیا وجوہات ہیں، کیا یہ وزیر اعلیٰ کے اس حکم پر عملدرآمد کروانے کے لئے تیار ہیں یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر صحت: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ میرے دوست کا جو ضمنی سوال ہے اس کا اس سوال سے کوئی تعلق تو نہیں بنتا۔ چونکہ انہوں نے بات کی ہے تو میرا یہ فرض بنتا ہے کہ میں اس کا اسمبلی میں جواب دوں۔ جس طرح سے انہوں نے بات کی ہے کہ سیکرٹری بات نہیں مانتے اور کوئی محکمے والا بات نہیں مانتا۔ یہ پیپلز پارٹی کے دور کی بات ہوگی ہمارے دور میں ایسا نہیں ہوتا۔ ہمارے دور میں کوئی ایسا سیکرٹری نہیں ہے جو بات نہیں مانتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ بات اس طرح سے نہیں ہے وزیر اعلیٰ صاحب نے ضرور یہ بات کی ہوگی۔ اس کو پوری طرح سے examine کرنا پڑتا ہے کہ اس کے repercussions کیا ہیں اور اس میں کامیابی کے chances کتنے ہیں۔ اس وقت بھی یہ معاملہ محکمہ صحت میں under consideration ہے اس پر کافی ساری میٹنگیں بھی ہو چکی ہیں اس کے اوپر غور ہو رہا ہے کہ اس کا کوئی ایسا بہترین حل نکالا جائے جو عوام، ڈاکٹروں اور محکمے کے مفاد میں بھی ہو اور یہ معاملہ محکمے کے زیر غور ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: شکریہ۔ جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں سب سے پہلے تو چودھری اقبال صاحب کی تحسین کرتا ہوں کہ ماشاء اللہ وہ ہمارے تجربہ کار وزیر ہیں۔ میں ان کے پاس یہ معاملہ

refer کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت جو ڈاکٹروں کا contract اور ایڈہاک کا معاملہ ہے۔ دو سال قبل وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک function کے اندر یہ اعلان کیا کہ تمام ایڈہاک اور کنٹریکٹ پر ڈاکٹروں کو ہم regularize کر دیں گے۔ چنانچہ تواتر کے ساتھ اس اسمبلی کے اندر اس بات پر بڑی تحسین ہوئی اور مجھے یاد ہے کہ یہاں پر حکومتی بنچوں کی طرف سے ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ نے باقاعدہ ایک reservation بھی وزیر اعلیٰ کی تحسین کے لئے اسمبلی کے floor پر پیش کیا اور ہم سب نے اس کو welcome کیا اور یہ گزارش بھی کی کہ اس کے اوپر جلد از جلد عملدرآمد کر دیا جائے۔

جناب والا! اس کے بعد جو last time بجٹ پیش ہوا مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ چیف منسٹر صاحب یہاں پر تشریف فرما تھے اور ڈاکٹر طاہر علی جاوید صاحب جو اس وقت وزیر صحت تھے اور انہوں نے کھڑے ہو کر اس پر بڑے تحسین کے ڈونگرے برسائے کہ وزیر اعلیٰ کا یہ بڑا انقلابی قدم ہے اور میں بڑے فخر سے یہ اعلان کر رہا ہوں کہ ہم ان تمام ایڈہاک اور contract ڈاکٹروں کو regularize کر رہے ہیں لیکن دو سال ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک اس پر عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ دوسری طرف صورتحال یہ ہے کہ پنجاب بھی پاکستان کا ایک صوبہ ہے۔ صوبہ سرحد کے اندر جتنے بھی contract یا ایڈہاک بنیادوں پر کام کر رہے تھے ان کو regularize کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ میرے ہاتھ میں سندھ گورنمنٹ کا گزٹ نوٹیفکیشن ہے کہ اسمبلی نے باقاعدہ

The Sind Regularization of Doctors Appointed on Contract Act 2003

یعنی اسی دور کے اندر میں یہ بات کر رہا ہوں کہ وہاں کی اسمبلی نے اس کو باقاعدہ طور پر پاس کیا ہے اور تمام ایڈہاک اور کنٹریکٹ پر جو ڈاکٹرز تھے ان کو انہوں نے regularize کر دیا ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اسمبلی کے اندر اتنے اعلانات اور تحسین کی قراردادیں اور سابق وزیر صحت کا اسمبلی کے اندر تحسین کے ساتھ اس بات کا کرنا۔ اس کے علاوہ صوبہ سندھ اور سرحد کا نوٹیفکیشن جو میرے ہاتھ میں ہے یہ سب چیزیں اس بات کی demand کرتی ہیں کہ صوبہ پنجاب کے اندر یہ disparity کیوں ہے، یہاں ڈاکٹروں کی حق تلفی کیوں کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ صوبائی اسمبلی کی قرارداد اور وزیر اعلیٰ کے جو اعلانات تھے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ وہ اس معاملے کے لئے کوئی time limit مقرر کریں۔ خالی یہ کہہ دینا کہ ہم اس پر غور کر رہے ہیں اور یہ ہو جائے گا۔ غور تو پچھلے اڑھائی سال سے ہو رہا ہے کب تک اس کے اوپر

عملدرآمد ہو جائے گا تاکہ ڈاکٹرز جو مختلف کیڈر میں اس وقت کام کر رہے ہیں وہ پوری یکسوئی کے ساتھ اپنی خدمت سر انجام دے سکیں۔اس وقت صورتحال یہ ہے کہ مختلف کیڈر کے اندر جو ڈاکٹرز ہیں وہ شدید پریشانی میں مبتلا ہیں۔اس وقت کوئی سسٹم موجود نہیں ہے۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر صحت یہ اہلیت بھی رکھتے ہیں یہ اس سارے معاملے کو streamline کریں اور بتائیں کہ کب تک یہ جو وزیر اعلیٰ کے اعلانات ہیں اور قرارداد ہے اس پر عملدرآمد ہو سکے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر صحت: جناب والا! فاضل دوست نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس پر روشنی ڈالی ہے میں صرف اس میں یہ عرض کروں گا کہ جہاں تک انہوں نے یہ کہا ہے کہ ڈاکٹروں کا سروس سٹرکچر نہیں ہے۔میں عرض کروں گا کہ ڈاکٹروں کا سروس سٹرکچر بھی بن رہا ہے اور اس کے سروس رولز بھی بن رہے ہیں۔ایسی کوئی بات نہیں ہے بلکہ اس پر تو بڑی تندہی سے کام ہو رہا ہے۔جہاں تک انہوں نے کنٹریکٹ اور ایڈہاک ڈاکٹروں کی بات کی ہے اس کے متعلق جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ معاملہ زیر غور ہے لیکن آج اسمبلی میں جس طرح معزز رکن نے فرمایا ہے اور دوسرے دوستوں کے بھی جو خیالات ہیں اور اسمبلی کے جو جذبات ہیں وزیر اعلیٰ پنجاب تک پہنچاؤں گا۔انشاءاللہ پوری دیانت داری سے اس کے اوپر جلد از جلد کوئی لائحہ عمل اختیار کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں اس سوال پر کافی بات ہو چکی ہے۔جی، نولاٹیا صاحب!

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جو سوال پوچھا گیا ہے اس کے بارے میں تو کوئی لفظ نہیں بتایا گیا۔سوال یہ ہے کہ جب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ آتی ہے تو پتا چلتا ہے کہ نشتر میڈیکل کالج کے اندر رحیم یار خان میڈیکل کالج کے اندر پروفیسروں کی اتنی سیٹیں خالی ہیں، اسسٹنٹ پروفیسروں کی اتنی سیٹیں خالی ہیں، سینئر رجسٹرار کی اتنی سیٹیں خالی ہیں جب آپ مستقل بنیادوں پر ڈاکٹروں کو appoint ہی نہیں کریں گے وہ موجود نہیں ہوں گے تو ان کی promotion کیسے ہو گی، آپ نے کافی عرصے سے یہ ایک routine بنا لی ہے۔جز(ج) میں یہ بات پوچھی گئی ہے کہ اس کی cause کیا ہے کہ حکومت پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ڈاکٹروں کی تقرریاں کرنے سے کیوں انکاری ہے، اس میں وجہ پوچھی گئی ہے اور یہاں پر جواب یہ دیا جاتا ہے کہ contract پر تقرری حکومتی پالیسی ہے۔حکومتی پالیسی تو ہے آپ یہ بتائیں کہ حکومتی پالیسی میں contract system کیوں ہے اور مستقل بنیادوں پر ان کی بھرتی کیوں نہیں کی جاتی؟

جناب سپیکر! جب تک آپ مستقل بنیادوں پر تقرریاں نہیں کریں گے آپ کیسے وہ نرسری پیدا کریں گے جو promote ہو کر سینئر رجسٹرار، رجسٹرار اور اسسٹنٹ پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر اور پروفیسر بنیں گے۔ سوال یہ ہے کہ آپ وقت تو گزارتے ہیں اور indirectly عوام کی اور ان طلباء کی حق تلفی کرتے ہیں جن کے لئے پروفیسروں کی کالجز کے اندر سیٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ وہ ڈاکٹر جو اپنی jobs کی سکیورٹی نہ ہونے کی وجہ سے سرکاری jobs کی طرف آ ہی نہیں رہے۔ اس سوال کا وزیر موصوف to the point جواب دیں کہ جب آپ پورے انٹرویو process سے گزار کر posting کرتے ہیں تو پھر آپ ان کو عارضی طور پر appoint کیوں کرتے ہیں مستقل بنیادوں پر تقرر کیوں نہیں کرتے۔ اس کی cause بتائی جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر صحت: جناب والا! میرے فاضل چھوٹے بھائی نے بات سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ میں نے تو بڑی وضاحت سے جواب دیا ہے وہ ساروں کی نمائندگی اس طرح سے کر رہے ہیں جیسے باقی سب ممبران نے ان کو وکیل کیا ہوا ہے۔ باقی ممبران اپنے سوال کے بارے میں خود بہتر سمجھتے ہیں کہ وہ satisfied ہوئے ہیں یا نہیں ہوئے۔ وہ اپنی بات کریں انہوں نے جو یہ پوچھا ہے کہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے تقرریاں ہو رہی ہیں یا نہیں ہو رہیں۔ اس کا بھی میں نے بڑی تفصیل کے ساتھ جواب دیا ہے۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ اس میں promotion system نہیں ہے۔ میں یہ عرض کروں کہ اس میں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے تقرریاں کرنے سے ہم انکاری نہیں ہیں مگر contract پر جو تعیناتی ہے Rule (4) of the Punjab Public Service Commission Function Rules 1978 کے مطابق یہ جو کنٹریکٹ پر تقرریاں ہیں یہ پبلک سروس کمیشن کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔ اس لئے وہ اس کو کرتے نہیں ہیں اس لئے میں ان کی promotion کا بھی کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا اور پبلک سروس کمیشن سے انکاری ہونے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ وہ تو subject ہی علیحدہ ہے جب ہم کوئی ریگولر بندہ رکھتے ہیں وہ ہم پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہی رکھتے ہیں اس کے لئے میں نے یہ بھی کہا ہے کہ جن لوگوں نے contract پر کام کیا ہوتا ہے اس کے لئے ان کو 25 نمبر بھی دیئے جاتے ہیں۔ میں نے اس کا بڑا واضح جواب دیا ہے اس میں کسی قسم کا کوئی confusion نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا میں اس میں تھوڑی سی گزارش کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب تشریف رکھیں اس پر کافی بات ہو گئی ہے Now I am going to question No.3641. اس پر کافی بات ہو گئی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرے بھائی نولاٹیا صاحب نے پوچھا تھا اور میں نے بھی یہی سوال پوچھا تھا اور چودھری صاحب promotion والی بات کو گول کر جاتے ہیں۔ چلیں پھر کسی وقت سہی، ان سے الگ بیٹھ کر بات کر لیں گے کیونکہ یہ بڑی اہم بات ہے۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! رحیم یار خان میڈیکل کالج کے طلباء کا کیا قصور ہے جنہیں پڑھانے کے لئے کوئی پروفیسر یا ایسوسی ایٹ پروفیسر نہیں ہے۔ اگر آپ نرسری پیدا نہیں کریں گے تو promotion کہاں سے آئے گی۔ آپ ڈاکٹروں کو بھرتی کے پورے process سے گزارتے ہیں، ان کے انٹرویو اور grading ہوتی ہے۔ اس تمام process کے باوجود آپ انہیں عارضی طور پر رکھتے ہیں مستقل کیوں نہیں رکھتے؟ اس کی cause House کو بتائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نولاٹیا صاحب! اس کے بارے میں آپ بھی جانتے ہیں، میں بھی جانتا ہوں۔ کوئی ڈاکٹر urban area چھوڑ کر نہیں جانا چاہتے۔ (قطع کلامیاں)

میری بات سنیں، میں اس کا جواب دے رہا ہوں۔ کنٹریکٹ پر اس لئے رکھی گئی ہے کہ لوگ rural areas میں جائیں۔ اگر کوئی ڈاکٹر rural area میں regular ہوتا ہے اور وہ اس کے باوجود وہاں نہیں جاتا ہے تو وہ اس علاقے کی حق تلفی ہو رہی ہے۔ اب contract basis پر incentives لے کر لوگ وہاں جا رہے ہیں اور for your kind information رحیم یار خان میڈیکل کالج میں بہت سارے ڈاکٹرز آ چکے ہیں اور وہاں کام کر رہے ہیں۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

وزیر صحت: جناب سپیکر! حیران کن بات ہے، بڑا سادہ سا مسئلہ ہے جس کو میرے بھائی سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ یہ سارے ممبران اس بات کے گواہ ہیں کہ پہلے ایسے ہوتا تھا کہ باقاعدہ طور پر پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سارا process مکمل ہو کر ڈاکٹرز بھرتی ہو جاتے تھے، میں ایک مثال دے رہا ہوں کہ ان ڈاکٹرز کو میرے گاؤں کے Basic Health Unit میں post کیا جاتا تھا تو وہ اپنا اثر ورسوخ استعمال کر کے ٹرانسفر کرا کر ڈی ایچ کیو یا ٹی ایچ کیو میں آ جاتے تھے تو اس طرح

سے وہاں کا Basic Health Unit خالی پڑا رہتا تھا۔اب انہیں special Basic Health Unit کے لئے appointment دی جاتی ہے اس لئے وہ transferable بھی نہیں ہے اور میرے فاضل دوست آفتاب خان صاحب نے بھی پوچھا تھا کہ ان کے لئے opportunity کیا ہے۔ان کے لئے opportunity یہ ہے کہ وہ 2 سال وہاں serve کرنے کے بعد پبلک سروس کمیشن کے ذریعے direct cadre میں آسکتے ہیں اور اس کے انہیں 25 نمبر ملیں گے۔میں نے ساری تفصیل بتائی ہے۔اگر Basic Health Unit کو آباد کرنا ہے تو اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! problem یہ ہے کہ ان ڈاکٹرز کی تھانوں سے ملحقہ ہسپتالوں میں posting کی جائے گی اور وہ میڈیکل کاٹنے کے اختیارات رکھتے ہیں۔اب جتنے بھی contract پر ڈاکٹرز آئے ہیں ان کے پاس میڈیکل کاٹنے کا اختیار نہیں ہے۔اب تحصیل کوٹ ادو میں جو لوگ مستقل ہیں ان کی تعداد تین یا چار ہے وہ سارے وہ ہیں جن پر اینٹی کرپشن میں بارہ بارہ، پندرہ پندرہ مقدمے درج ہیں کہ وہ جھوٹے میڈیکل کاٹتے ہیں اور جب ہم یہ کہتے ہیں کہ وہاں ایماندار ڈاکٹروں کو appoint کیا جائے تو ایسے 4 ڈاکٹروں کے علاوہ پوری تحصیل میں ہمارے پاس کوئی option ہی نہیں ہے کہ contract والے میڈیکل کاٹنے کے اختیار پر آنہیں سکتے اور وہ 4 ڈاکٹرز جو ہیں وہ 20 سالوں سے عادی ہیں اس لئے وہ جھوٹے میڈیکل کاٹیں گے اور 22/22 سال سروس کرنے والے ڈاکٹرز کو ابھی تک گریڈ 17 سے گریڈ 18 نہیں دیا گیا تو ان لوگوں کا کیا قصور ہے اور جب آپ کے پاس option سب سے کم ہو گا تو اس وقت کبھی بھی اچھائی نہیں آسکتی۔اگر آپ مستقل تقرریاں کریں گے تو انہیں ہٹا کر نیک لوگوں کو لایا جا سکے گا۔میں کہتا ہوں کہ contract policy کی فقط ایک cause کہہ دینے سے کہ rural areas میں لوگ نہیں جاتے اور contract کے اندر یہ option رکھی جاتی ہے کہ تبادلہ نہیں ہو گا، اس بنیاد پر ڈاکٹرز، عوام اور میڈیکل سٹوڈنٹس کو cause بتائی جائے کہ کیوں یہ ضروری ہے۔شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے اس پر کافی بحث ہو چکی ہے۔اگلا سوال نمبر 3641 سید احسان اللہ وقاص کا ہے۔جی،

لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں موجود ایمبولینسز

اور ان کے استعمال کی تفصیلات

*3641: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں موجود ایمبولینسز کی تعداد ہسپتال وار بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ ایمبولینسز عام افراد کو بھی مہیا کی جاتی ہیں اور عام افراد سے کس شرح سے کرایہ وصول کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان ایمبولینسز میں سے بیشتر صرف ڈاکٹرز اور متعلقہ عملہ کے ذاتی استعمال میں ہیں اور عام آدمی کو ضرورت پڑنے پر فراہم نہیں کی جاتیں؟

وزیر صحت:

(الف) لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں موجود ایمبولینسز کی تعداد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ ایمبولینسز مریضوں کو شفٹ کرنے کے لئے 24 گھنٹے مفت مہیا کی جاتی ہیں مریضوں کو گھر پہنچانے کے لئے مریض سے لاہور کے اندر دو سو روپے لئے جاتے ہیں لاہور سے باہر ایمبولینس کی اجازت نہ ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے بلکہ ایمبولینسز صرف مریضوں کے لئے استعمال ہو رہی ہیں اور عام آدمی کو ضرورت پڑنے پر فوری فراہم کی جاتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! مجھے ایک لسٹ فراہم کی گئی ہے جس میں بڑے سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں کے لئے ایمبولینسز فراہم کی ہوئی ہیں لیکن عملی صورتحال یہ ہے کہ اگر کوئی مریض ایمبولینس لینا چاہے تو اس کو نہیں ملتی ہے۔ میں جناب وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سروسز ہسپتال اور اسی طرح مختلف ہسپتالوں میں بڑی تعداد میں functional حالت میں جو ایمبولینسز موجود ہیں لیکن اگر عام مریض حاصل کرنا چاہتا ہے تو نہیں ملتی۔ وہ کسی نہ کسی وہاں کے آفیسرز کی پرائیویٹ ڈیوٹیز پر ہی مصروف رہتی ہیں۔ اس کا کیا اہتمام ہے کہ اگر وہاں پر ایک عام آدمی ایمبولینس hire کرنا چاہے تو وہ حاصل کر سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر صحت: جناب سپیکر! پھر میرے فاضل دوست کہیں گے کہ میں صرف اپنی حکومت کی کارکردگی بتاتا جارہا ہوں اور کوئی ان کے سوالوں کے جواب نہیں دیتا۔ میری بھی اتنی عمر گزری ہے، آپ نے بھی دیکھا ہے کہ آج کل لاہور میں آپ کو جس طرح کی 1122 والی ایمبولینس سروس نظر آرہی ہے اور اس کے علاوہ بھی انہوں نے سروس ہسپتال کا پوچھا ہے وہاں پر میں نے 7 کا بتایا ہے، میو میں 10 بتائی ہیں۔

جناب سپیکر! ساری تفصیل دی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اگر کوئی 1122 پر کال کرتا ہے تو 5 سے 7 منٹ کے وقفے میں وہاں پر ایمبولینس پہنچ جاتی ہے اور اگر کسی کو ہسپتال میں ایمبولینس چاہئے ہو تو وہاں پر موجود ہیں۔

جناب سپیکر! انٹرنیشنل لیول پر ایمبولینس کی جو سروس ہے وہ آج کل لاہور کے اندر نظر آرہی ہے۔ اگر اب بھی میرے بھائی کو گلہ ہے تو میں حیران ہوں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں نے 1122 کے بارے میں سوال ہی نہیں کیا اور میں اعلانیہ کہتا ہوں کہ 1122 بہت اچھی سروس ہے۔ میں تو چودھری صاحب سے بڑے احترام کے ساتھ درخواست کرتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ آج ان پر بھی پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کا کچھ اثر ہو گیا ہے، چودھری صاحب بڑے سمجھدار آدمی ہیں۔ میں نے سوال کیا ہے کہ اس فہرست کے مطابق حکومت نے میو ہسپتال میں 12 ایمبولینسز مہیا کی ہوئی ہیں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ اگر عام آدمی وہاں سے ایمبولینس حاصل کرنا چاہے تو اس کو میسر نہیں ہوئی۔ وہ مختلف ڈاکٹرز اور آفیسرز کی پرائیویٹ ڈیوٹیز پر رہتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! آپ کس ہسپتال کی بات کر رہے ہیں؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! مجھے جو فہرست فراہم کی گئی ہے اس میں 59 ایمبولینسز میو ہسپتال، لیڈی ولنگڈن، سروس ہسپتال، جناح ہسپتال، گورنمنٹ کے یہ جو سارے ہسپتال ہیں ان میں مریضوں کے استعمال کرنے کے لئے ایمبولینسز مہیا کی ہوئی ہیں۔ میں ان کے بارے میں پوچھ رہا ہوں لیکن جز (ب) میں میرے سوال کے جواب میں فرمایا گیا ہے کہ اگر کوئی مریض 200 روپے دے تو اس کو ایمبولینس مہیا کر دی جاتی ہے۔ عملاً ایسا نہیں ہوتا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ نے مریضوں کے استعمال کے لئے بڑے سرکاری ہسپتالوں میں جو ایمبولینسز مہیا کی ہوئی ہیں وہ مریضوں کے علاوہ بھی استعمال میں لائی جاتی ہیں اس کو ensure کرنے کے لئے حکومت کیا

انتظام کر رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

وزیر صحت: جناب سپیکر! جہاں تک figures کا تعلق ہے اس سے میرے نہایت ہی فاضل دوست متفق ہیں پہلی بات تو یہ طے ہو گئی۔ اب ان کا مطلب یہ ہے کہ صحیح طریقے سے service provide نہیں ہوتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ غلط استعمال ہو رہی ہے۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔ اگر میرے بھائی کے نوٹس میں کوئی ایسی بات آتی ہے کہ اگر کسی آدمی کو ہماری ایمبولینس سروس باقاعدگی کے ساتھ required ہے، وہ مانگتا ہے اور اگر اسے نہیں ملتی تو میرے بھائی اس کے متعلق بتائیں گے تو میں پوری ذمہ داری کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ اس پر پورا action ہو گا اور اس کو ہم sort out کریں گے کہ ایمبولینس سروس کیوں نہیں مل رہی۔ باقی misuse کی بات رہی، اگر کہیں پر misuse بھی ہوتی ہیں اگر اس کی کوئی شکایت آئی تو اس کے خلاف بھی پورا action لیں گے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! اسی سوال کے جز (ب) میں انہوں نے فرمایا ہے کہ ایک ایمبولینس جو لاہور کے استعمال کے لئے ہو، اگر کوئی مریض لینا چاہئے تو -/200 روپے ادا کر کے ایمبولینس کی سہولت حاصل کر سکتا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آج تک سروسز ہسپتال میں اس -/200 روپے سے کتنی آمدنی ہوئی ہے صرف سروسز ہسپتال کا بتادیں؟

وزیر صحت: جناب سپیکر! یہ تو اب پوچھیں گے کہ 1947 سے لے کر 2007 تک کی کتنی آمدنی ہوئی ہے اس کا تو میرے پاس جواب نہیں ہے۔ وہ تو میں معلوم کر کے ہی بتا سکتا ہوں۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! یہ زیادہ نہ بتائیں، صرف ایک سال کی بتادیں۔

وزیر صحت: یہ figures کا سوال ہے اس طرح تو نہیں بتایا جا سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ fresh question بنتا ہے۔ اگر آپ کو مزید ہسپتال کے متعلق پوچھنا ہے تو آپ ان سے مل کر پوچھ سکتے ہیں۔

ڈاکٹر اسد اشرف: ضمنی سوال۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر اسد اشرف: جناب سپیکر! یہ ٹھیک بات ہے کہ تمام ہسپتالوں میں جو ایمبولینسوں کا misuse ہو رہا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ کہتے ہیں کہ یہ سروس عوام کو مہیا کی جائے تو جس طرح ایمر جنسیوں میں لکھا ہوا ہے کہ مفت ادویات کی سروس مہیا کی جا رہی ہے، اسی طرح کسی بھی ہسپتال میں یہ بھی کیوں نہیں لکھا جاتا کہ یہاں ایمبولینس کی سروس -/200 روپے میں ہر عام شہری کو میسر ہے لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ صرف یہ ہوتا ہے کہ کسی ہسپتال میں صرف head injuries کے لئے shifting ہوتی ہے اور وہ بھی اکا دُکا جو باہر سے لوگ آتے ہیں باقی جتنی بھی لاہور میں ایمبولینسز ہیں وہ 95 فیصد سے زیادہ ذاتی کاموں کے لئے استعمال ہو رہی ہیں لیکن عام آدمی کو اس سے کبھی کوئی فائدہ نہیں ہوا، یہ میرا ذاتی تجربہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں نے بڑی وضاحت کے ساتھ کہا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ دنیا میں کوئی چیز misuse نہیں ہوتی۔ میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی چیز misuse ہوتی ہے تو اس پر کوئی شکایت ہو تو اس پر action ہو جاتا ہے۔ بات یہ ہے کہ جو بات ڈاکٹر صاحب نے کی ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ آئندہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ہسپتالوں کے اندر لکھوا دیں گے کہ یہ سروس موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بھی لکھوا دیں اور اس کے علاوہ ایک complaint register بھی رکھوا دیں کہ in case اگر کوئی ایسی بات ہے تو وہ شکایت درج ہو۔

وزیر صحت: رجسٹر بھی رکھ دیں گے۔ یہ positive تجویز دیں ہم ان کو welcome کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد اقبال رئیس: ضمنی سوال۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب محمد اقبال رئیس: جناب سپیکر! ہمارے ضلع رحیم یار خان میں تین B.H.Us کا ایک کلسٹر بنایا ہوا ہے اور وہاں ایک M.B.B.S ڈاکٹر تعینات ہے جو ان تینوں B.H.Us میں دو دو دن ڈیوٹی کرتا ہے۔ ایک B.H.U کو چار دن بعد ڈاکٹر مہیا ہوتا ہے اور پھر لوگ اس ڈاکٹر سے مستفید ہوتے ہیں۔ میری ایک تجویز ہے کہ اگر تین B.H.Us کو ایک ڈاکٹر کے علاوہ ایک ایمبولینس بھی مہیا کر دی

جائے تو ان تین یونین کونسل کے لوگ اس سے خاصا استفادہ حاصل کر سکیں گے کیونکہ چار دن ڈاکٹر نہیں ہوتا اور چار دن میں کوئی بھی ایمرجنسی ہو سکتی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا حکومت آئندہ مستقبل قریب میں ان B.H.Us یا ایک کلسٹر کو ایمبولینس مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے یہ fresh question بنتا ہے لیکن بنیادی طور پر رورل ہیلتھ سنٹر اس کا انچارج ہوتا ہے اور ادھر ایمبولینس سروس موجود ہے۔

وزیر صحت: آپ نے خود ہی جواب دے دیا ہے کہ ان کو ہم نے R.H.Cs کے ساتھ connect کیا ہوتا ہے اور وہاں پر سروس on call ہوتی ہے اور جب بھی بلائیں تو مل جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 3877، حاجی اعجاز صاحب کا ہے۔

میو ہسپتال لاہور۔ AVH وارڈ کے کمروں کی مرمت

*3877: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میو ہسپتال لاہور AVH وارڈ کے ٹوٹل 32 میں سے گراؤنڈ فلور کے 16 کمرے عرصہ دراز سے مرمت کے لئے بند ہیں جس کی وجہ سے مریضوں کو بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کمرے مرمت ہو چکے ہیں لیکن ہسپتال انتظامیہ اور ٹھیکیدار کے درمیان جھگڑے کی وجہ سے کمرے ابھی تک بند ہیں؟

(ج) اگر درج بالا جز کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک یہ بند کمرے کھلوا کر مریضوں کی پریشانی دور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کیا تاخیر کا سبب بننے والے ہسپتال انتظامیہ کے افسران کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت:

(الف) عرض ہے کہ اس وقت AVH میں داخلے کے لئے مریضوں کو کوئی تکلیف نہیں ہے اور تمام کے تمام کمرہ جات چاہے وہ بالائی منزل پر ہیں یا گراؤنڈ فلور پر سب کے سب مریضوں کے استعمال میں ہیں۔

(ب) میو ہسپتال انتظامیہ کا متعلقہ ٹھیکیدار کے ساتھ کسی قسم کا کوئی جھگڑا نہیں اور نہ ہی ایسے کسی جھگڑے کی وجہ سے کمرے بند ہیں بلکہ تمام کمرے مریضوں کے لئے زیر استعمال

ہیں۔

(ج جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا گورنمنٹ A.V.H کے مریضوں کے لئے میو ہسپتال میں مزید کمرے تعمیر کرنا چاہتی ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر صحت: جناب سپیکر مریضوں کی سہولت کے لئے بنیادی طور پر سارا کام ہو رہا ہے اور گورنمنٹ ہر وقت بڑی تندہی سے مریضوں کی سہولت کے لئے کام کرتی رہتی ہے اور ہسپتالوں میں extension بھی ہوتی رہتی ہے۔ ان کا جو سوال تھا اس کے متعلق میں نے پورا جواب دیا ہے۔ جن کمروں کا انھوں نے ذکر کیا ہے وہ سارے فنکشنل ہیں آج کل مریض ان میں داخل ہو رہے ہیں اور کمرے available ہیں۔ جوں جوں ڈیمانڈ بڑھے گی تو ان میں extension کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ وہ ہم کرتے رہتے ہیں۔

ڈاکٹر اسد معظم: ضمنی سوال۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! جن ہسپتالوں میں کوئی وائرل انفیکشن ہوتا ہے جیسے ہیپاٹائیٹس ہے۔ پوری دنیا میں ایک trend ہے کہ مریض کے باقاعدہ ڈسچارج کے بعد ان کمروں کو باقاعدہ sterilize کیا جاتا ہے کیا اس قسم کی کوئی سہولت A.V.H میں موجود ہے یا نہیں؟

وزیر صحت: جناب سپیکر! ان کی بڑی اچھی تجویز ہے۔ اگر اس قسم کا کوئی مریض detect ہو جائے تو ویسے تو ہمارے ڈاکٹر بڑی احتیاط کرتے ہیں ان کی تجویز بڑی اچھی ہے اگر کہیں پر ایسا نہیں ہو رہا تو انشاء اللہ تعالیٰ ایسا کرائیں گے۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! Detect ہو جاتا ہے کہ جو بھی مریض وہاں پر داخل ہوا ہے اس کا کوئی نہ کوئی بلڈ ٹیسٹ تو ہو گا اور ابھی جو preliminary بلڈ ٹیسٹ ہے ان میں سے ایک ہیپاٹائیٹس پروفائل ہے تو وہ detect ہو جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! انھوں نے کہا ہے کہ آپ کی تجویز صحیح ہے اور وہ آپ کی تجویز سے اتفاق کر رہے ہیں۔

وزیر صحت: میں نے ان کی تجویز سے اتفاق کیا ہے۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! انھوں نے فرمایا ہے کہ either detect ہو جاتا ہو تو؟

جناب ڈپٹی سپیکر: انھوں نے یہ کہا ہے کہ جہاں پر نہیں ہو گا تو وہاں پر adopt کرنے کی کوشش کریں گے۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! اس میں نہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے میرے ایک دوست ڈاکٹر ہیں۔ ہیپاٹائیٹس کا مریض آیا تو اس مریض کے کسی عزیز یا کوئی اور پردے میں needle کو پرو کر چلا گیا اور میرے دوست ڈاکٹر وہاں سے گزر رہے تھے تو ان کو وہ needle چبھ گئی اور وہ بھی ہیپاٹائیٹس سے infect ہو گئے۔ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اگر اس طرح one patient another carry کرتا ہے، جب اس کی چیزیں استعمال کی جاتی ہیں تو آپ جب A.V.H یا کسی بھی ہسپتال کی بات کر رہے ہیں تو میرا خیال ہے کہ یہ آپ کو کرنا چاہئے۔ شکریہ

وزیر صحت: آپ صحیح کہہ رہے ہیں اور میں بھی کہتا ہوں کہ تمام ہسپتالوں میں ایسے انتظامات ہونے چاہئیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں کچھ بولنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! اس میں عرض یہ ہے کہ جب بھی ہیپاٹائیٹس بی یا سی یا کوئی بھی infective چیزیں ہمارے ہسپتالوں میں چاہے وہ A.V.H ہے یا کوئی بھی ہسپتال سے detect ہوتا ہے تو اس کے لئے disposable equipment استعمال ہوتا ہے چاہے وہ کچھ بھی نہ ہو، چاہے وہ سرنجز ہوں، چاہے وہ سرجیکل میٹریل ہو، ماسکس ہوں یا gloves ہوں، وہ سارا disposable ہی استعمال کیا جاتا ہے اور اس کی بہت احتیاط کی جاتی ہے۔ آپریشن تھیٹرز میں special sterilization methods ہیں اور تمام چیزوں کی ڈسپوزل ہوتی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ ایک accidental سوئی کا چبھ جانا بالکل تشویشناک ہے اور اس کی مزید احتیاط بھی کی جا سکتی ہے۔ میں یہی کہوں گی کہ یہ trend پہلے سے ہی ہسپتالوں میں موجود ہے۔ میرے بھائی نے

جو کہا ہے کہ ایک accidental انجری کی وجہ سے کسی کو ہیپاٹائیٹس ہو گیا یہ بڑا افسوسناک ہے جس کے لئے مزید ایجوکیشن اور احتیاط کی ضرورت ہے جو کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! میں شاید ان کو بات پوری طرح سمجھا نہیں پایا۔ جو بندہ ہسپتال میں جاتا ہے اگر اس کو کوئی انجری ہے اور وہ زخم expose to environment ہوتا ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ چاہتے ہیں کہ وہ disinfect ہو۔

ڈاکٹر اسد معظم: جی، میں یہی چاہتا ہوں hospitalization یا آپریشن تھیٹر کی بات دوسری ہے۔ پرائیویٹ کمروں میں یا وارڈز میں بھی یہ سہولت موجود ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ disinfect کریں گے۔ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ وہ آپ کی تجویز سے متفق ہیں۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں نے تو بڑی تفصیل کے ساتھ عرض کیا ہے کہ اس کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ A.V.H کے پرائیویٹ کمرے ہوں اور وہاں پر اس قسم کے measures نہ لئے جا رہے ہوں۔ میں نے تو کہا ہے کہ جہاں پر نہیں لئے جا رہے وہاں پر بھی ہم اس کی احتیاط کریں گے۔ یہ ہیپاٹائیٹس تو بڑی موذی مرض ہے اور یہ اسی طرح needle اور blood سے پھیلتی ہے اور اس کی ہم پہلے بھی بڑی احتیاط کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 4065، محمد وقاص صاحب کا ہے۔

جناب محمد وقاص: سوال نمبر 4065۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال ٹیکسلا۔ 03-2002 کے دوران تعینات ایم۔ایس اور سرکاری فنڈز کی تفصیلات

*4065: جناب محمد وقاص: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال ٹیکسلا میں سال 03-2002 کون کون بطور M.S تعینات رہا اس دوران جو سرکاری فنڈز استعمال ہوئے ان کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر صحت:

ڈاکٹر محمد شوکت پرویز 04-10-2001 سے لے کر 30-09-2002

ڈاکٹر تبسم محمود 01-10-2002 سے لے کر 06-02-2003

ڈاکٹر محمد شفیق 2010-02-07 سے لے کر 2003-11-31
ڈاکٹر اسد عباس 2003-12-01 سے لے کر 2004-06-03
اس دوران جو سرکاری فنڈز استعمال ہوئے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا تھا کہ 03-2002 میں کون کون بطور ایم ایس تعینات رہا۔ جواب دیا گیا ہے کہ ڈاکٹر محمد شوکت پرویز تقریباً ایک سال رہے ہیں، ڈاکٹر محمد شفیق نو مہینے ایم ایس رہے ہیں اور ڈاکٹر اسد چھ مہینے رہے ہیں یعنی دو سال کے اندر تین ایم ایس بار بار بدلے گئے اور میرے پاس اس سوال کے دوسرے حصے کے statistics بھی موجود ہیں اس کی ایک solid reason یہ ہے کہ ڈاکٹر شفیق ہسپتال میں آکر بہت ساری تبدیلیاں لے کر آئے، اس کے آڈٹ اور اکاؤنٹس میں بہت سارے گھپلے تھے جو انھوں نے نمایاں کئے لیکن اس کی سزا انھیں دی گئی کہ انھیں وہاں سے فوراً نکال دیا گیا اور اس سے پہلے ڈاکٹر تبسم کو بھی نکال دیا گیا۔ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں پر کسی ایم ایس کو کیوں ٹکنے نہیں دیا جاتا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر صحت: جناب سپیکر! یہ تبادلے روٹین کی بات ہے اور وہ ہوتے رہتے ہیں۔ اگر اس ہسپتال کے بارے میں کوئی خاص شکایت ہے تو یہ بتائیں تو اس کا پورا ازالہ کیا جائے گا۔ دو چار جو وہاں سے ایم ایس تبدیل ہوئے ہیں اس میں کوئی وجہ ہو سکتی ہے لیکن ایسی بات نہیں ہے کہ کسی آدمی کے گھپلے چھپانے کے لئے دوسرے کو لگا دیا گیا ہے پھر تیسرے کو لگا دیا گیا ہے تو ہمارے محکمے میں ایسا نہیں ہوتا۔ اگر میرے بھائی کو کوئی شکایت ہے تو میں انشاء اللہ تعالیٰ اس کا پورا نوٹس بھی لوں گا اور اس کا حل بھی نکالوں گا۔

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! میں اس کی طرف ہی آنا چاہ رہا تھا انہوں نے جو annexure دیا ہے اس میں سارے اخراجات کی تفصیل ہے۔ میں حلفاً کہہ رہا ہوں کہ جس وقت میں نے یہ سوال دیا تھا اس دوران وہاں کی ایکسرے مشین خراب رہی ہے۔ جواب کے repair of machinery میں لکھا ہوا ہے کہ maintenance of X-Ray Machine پر -/97500 روپے خرچ ہوئے ہیں جو اصل میں اس پر خرچ نہیں ہوئے تھے۔ اسی طرح ٹرانسپورٹیشن پر خرچ ہوئے ہیں اور ایمبولینس کی repair پر پیسے دیئے ہیں جبکہ اس وقت وہاں جا کر ایمبولینس کی حالت

بھی چیک کی جا سکتی ہے جو بالکل بنجر ہے۔ اس کے علاوہ 17 لاکھ روپے ایمر جنسی ادویات کے show کئے گئے ہیں لیکن وہاں پر اگر کوئی شخص ایمر جنسی میں جاتا ہے تو وہاں پر مریضوں کو نسخے دیئے جاتے ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے کہ ویکسین، دوائی یا کوئی انجکشن ہے تو آپ باہر سے خرید کر لائیں یہاں پر مہیا نہیں ہے، حالانکہ پنجاب گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ جو بھی کیس ایمر جنسی میں جائے گا وہاں پر اس کی مفت treatment ہو گی۔ چونکہ وہ میرا حلقہ ہے اس لئے میں نے سٹور چیک کیا ہے اور وہاں تمام ادویات کو میں نے دیکھا ہے وہاں پر یہ تمام چیزیں مہیا ہی نہیں کی جاتیں اور اتنا بڑا بجٹ اس کو دیا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں پہلے ہی اپنے فاضل دوست کی بات سمجھ گیا تھا اور میں نے پہلے بھی جواب دیا ہے کہ اگر میرے بھائی کو اس میں کوئی specific شکایت ہو تو اس کا ازالہ کرنے کے لئے میں on the floor of the House commitment دے رہا ہوں۔ ان کا ضمنی سوال تو نہیں ہے لیکن جو بھی یہاں پر اخراجات ہوئے ہیں اس پر اگر ان کی کوئی شکایت ہے کہ وہاں پر دوائیاں صحیح نہیں مل رہیں یا کوئی بندہ وہاں پر صحیح کام نہیں کر رہا تو میں اس کا انشاء اللہ تعالیٰ ازالہ کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال 4174 ملک اقبال چنڑ صاحب کا ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑ: سوال نمبر 4174۔

بہاولپور میں محکمہ صحت میں ہونے والی بھرتی کی تفصیلات

*4174: **ملک محمد اقبال چنڑ:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ صحت بہاولپور میں کتنے افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، پتا جات اور ڈومیسائل مع جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ لسٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ بنانے والے افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اگر اس بھرتی کے لئے کوئی ریکروٹمنٹ کمیٹی تشکیل دی گئی تھی تو ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل ممبران کے نام، گریڈ، عہدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کتنے افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کتنے افراد کو وزیر صحت اور وزیر اعلیٰ کے احکامات پر بھرتی کیا گیا ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صحت:

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ سال 2002 میں کوئی بھرتی نہیں کی گئی البتہ سال 2003 میں کنٹریکٹ پر بھرتی کی گئی ہے ان افراد کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، پتاجات اور ڈومیسائل مع جگہ تعیناتی کی تفصیل annexure "A" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ تمام افراد کی بھرتی میرٹ پر کی گئی ہے میرٹ لسٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ بنانے والے افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل Annexure "B" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ گورنمنٹ کی پالیسی میں ریکروٹمنٹ کمیٹی جو بنی ہوئی ہے تمام کارروائی اس کی سرپرستی کے مطابق ہوئی ہے۔ کمیٹی میں شامل ممبران کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل Annexure "C" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ تمام بھرتی حکومت کی پالیسی و کمیٹی کی سفارش کے مطابق میرٹ پر کی گئی ہے۔

(ہ) اس ضمن میں عرض ہے کہ سال 2003 میں کی جانے والی بھرتی میں جناب وزیر صحت اور جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات پر بھرتی کئے جانے والا کوئی ایک بھی کیس سامنے نہ آیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے اپنے جواب میں یہ کہا ہے کہ ہم نے بھرتی کی ہے۔ انہوں نے جو بھرتی کی ہے وہ out of district کی ہے جبکہ قانون یہ ہے کہ 1 تا 15 سکیل کے ملازمین کو اسی ڈسٹرکٹ سے بھرتی کیا جانا چاہئے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے قانون کی خلاف ورزی کیوں کی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر صحت: جناب سپیکر! اس میں میرٹ پر بھرتی ہوئی ہے۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ میرٹ سے ہٹ کر کوئی ایسا کام کیا گیا ہے اور کوئی بھرتی out of the way کی گئی ہے یا کسی کی سفارش بھی کی گئی ہے تو یہ کوئی کیس میرے نوٹس میں لائیں انشاء اللہ تعالیٰ اس کی پوری انکوائری بھی کریں گے اور اس پر action بھی لیں گے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی: ضمنی سوال۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! فرمائیں۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی: جناب سپیکر! اقبال چنڑ صاحب کا جو سوال ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ لسٹ بنانے کے طریق کار اور میرٹ لسٹ بنانے والے افسران کے نام، عہدہ گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے۔ جو جواب ہوتا ہے وہ answer paper میں نہیں دیا جاتا اور ایوان کی میز پر رکھ دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے کافی دقت ہوتی ہے۔ میرا خود مشاہدہ ہے کہ جب میں نے ہسپتال میں جا کر پتا کیا کہ یہ جو کہتے ہیں کہ میرٹ پر بھرتیاں ہوئی ہیں، میرٹ پر بھرتی نہیں ہوئی تھی۔ وہ بچے جن کا میرٹ ان لڑکوں سے زیادہ تھا جن کی بھرتی ہو گئی تھی تو میں نے اس وقت کے ایم ایس سے بات کی۔ اس سوال کی تاریخ وصولی 27-01-2004 ہے اور اب سال 2007 ہے یعنی اس کو تقریباً تین سال ہو گئے ہیں اور اب وہ ایم ایس بھی وہاں سے کسی اور جگہ چلے گئے ہیں۔ میں نے جب اس وقت ایم ایس سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں ریکروٹمنٹ کمیٹی کو بلا لیتا ہوں، انہوں نے پوری کمیٹی بلوائی تو میں نے ان سے کہا کہ اس بچے کا میرٹ اگر زیادہ ہے تو آپ نے اس کو کیوں نہیں رکھا اور دوسرے بچوں کو اس کے مقابلے میں کیوں رکھا گیا ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم تو بے بس ہیں، ہمیں تو جو کہا گیا ہے ہم نے تو وہی کرنا تھا۔ اگر یہ کمیٹی بھی بے بس ہے، ایم ایس بھی بے بس ہے تو پھر کون سی طاقت ہے، میرٹ کی

پالیسی صرف کاغذوں میں ہے یہ کہاں کا انصاف ہے؟ صرف عوام کو بتانا کہ ہم میرٹ پر کام کرتے ہیں۔ میرٹ پر تب کام ہوتا تھا جب چودھری غلام حیدر وائیں تھے، میرٹ پر تب کام ہوتا تھا جب میاں شہباز شریف وزیر اعلیٰ تھے۔

جناب سپیکر! عمل کرنا اور چیز ہے اور پیپر میں لکھنا اور چیز ہے۔ اب میرٹ پر جو بھی بھرتی ہوتی ہے اس حوالے سے لوگوں میں اتنا شعور پیدا ہو گیا ہے کہ وہ ہر چیز کو دیکھتے ہیں۔ مجھے وزیر صحت یہ بتائیں کہ جب یہ کوئی پالیسی بناتے ہیں تو جب ان کا بس نہیں چلتا یا وہ اس بات سے لاچار ہیں کہ وہ اس پر عملدرآمد نہیں کر سکتے تو وہ ایسی پالیسیاں بنا ہی کیوں رہے ہیں، سیدھا سیدھا کہہ دیں کہ یہ بچہ فلانے کی سفارش پر بھرتی ہو گا اس میں ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ شکریہ

وزیر صحت: جناب سپیکر! میری محترمہ بہن کی تقریر بڑی اچھی ہے۔ ضمنی سوال اگر آپ سمجھتے ہیں تو مجھے سمجھا دیں میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔ ساری selection کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں، اگر کہیں تو میں نام پڑھ دیتا ہوں۔ میں نے بحث میں پڑے بغیر یہ عرض کیا ہے کہ اگر کوئی ایسا specific کیس ان کے نوٹس میں ہے تو بتائیں کیونکہ record is the best witness ریکارڈ تو ضائع نہیں ہوتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر ایم ایس وہاں سے تبدیل ہو کر دوسری جگہ پر چلا گیا ہے تو وہ ابھی بھی سروس میں ہی ہو گا اس کے خلاف ایکشن بھی ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا کوئی واقعہ ان کے نوٹس میں ہے تو یہ مجھے بتائیں۔ میں on the floor of the House یقین دلاتا ہوں کہ اس پر action لیا جائے گا۔ میں نے تو ساری باتیں بتائی ہیں، ساری کمیٹیاں بن ہوئی ہیں اور اگر کہیں تو میں اس کی پوری تفصیل دے سکتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: جناب سپیکر! جس طرح محترمہ تعریف کر رہی ہیں کہ شہباز شریف دور میں یہ ہوا ہے وہ ہوا ہے، ان کے دور میں فخر النساء پانچویں نمبر پر تھی اس کو فاطمہ میڈیکل کالج کی پرنسپل کیوں لگایا، کیا اس دور میں میرٹ کی دھجیاں نہیں اڑائی گئی تھیں، ڈاکٹر شبنم اقبال نیازی کی turn بنتی تھی اسے ہٹا کر سردار اقبال موکل کی بیگم کو پیچھے پھینکا اور پچاسویں نمبر والی کو لا کر پرنسپل لگایا اور ہم خود سڑکوں پر آئے تھے یہ کیا میرٹ کی بات کرتی ہیں، میرٹ ہم بنا رہے ہیں۔

ڈاکٹر اسد اشرف: ضمنی سوال۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر اسد صاحب!

ڈاکٹر اسد اشرف: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میری بہن نے بالکل ٹھیک بتایا ہے کہ یہ ریکروٹمنٹ کمیٹیاں جو ہیں یہ سب ڈھونگ ہے اور آج سے ایک سال پہلے اسی شہر میں دو ہسپتالوں میں میڈیکل آفیسرز کی اور وومن میڈیکل آفیسرز کی پوسٹوں کا اعلان ہوا اور درخواستیں لی گئی تھیں۔ سینکڑوں male and female ڈاکٹرز نے درخواستیں دی تھیں لیکن کسی کی بھرتی نہیں ہوئی۔ ان دو بڑے ہسپتالوں میں ان لوگوں کی appointments ہو گئی ہیں، ایک میں تو میری بہن بھی وہاں کی پڑھی ہوئی ہیں اور وہاں پر یہ سارے معاملات ہوئے ہیں۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہاں پر میرٹ صرف یہ ہے کہ اگر گریڈ 17 سے above کی ریوڑیاں ہوں تو وہ وزیر اعلیٰ ہاؤس سے نکلتی ہیں اور نان گزیٹڈ پوسٹیں ہوں تو اس کی ریوڑیاں وزیر قانون کے دفتر سے نکلتی ہیں۔ پچھلے دنوں ایک بڑا عجیب لطیفہ ہوا میں بتاتا ہوں، لاء جوڈیشل آفیسرز کی گریڈ 17 اور اس سے اوپر کی appointment ہو رہی تھی تو وہاں پر ایک امیدوار راجہ بشارت کے کمرے کے باہر کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ یہاں پر appointments بغیر انٹرویو کے ہوں گی تو میری کیسے ہو گی تو ان کے سٹاف نے ہی مذاق اڑایا اور اس نے کہا کہ آپ اندر جا کر یہ جملے کہئے گا اس نے جا کر وہی جملے کہے، اس نے کہا کہ اگر مجھ سے زیادہ کسی کا میرٹ ہے یا میرے سے زیادہ کسی کی تعلیم ہے تو بتائیں لیکن میری کوئی سفارش نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مجھے دے دیں تو میں وزیر اعلیٰ ہاؤس سے آپ کی appointment کروا دوں گا اور آج وہ آفیسر ہے، یہ ساری بات اس نے خود مجھے بتائی ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر پالیسیاں وزیر اعلیٰ کے منہ سے announce ہوتی ہیں تو یہ ایوان ان کی تعریفوں میں قرارداد پاس کرتا ہے تو پھر کیوں نہیں عملدرآمد ہوتا۔ اگر میرٹ ہے تو پچھلے کئی سالوں سے سروس کمیشن کی آپ اسی ایوان میں رپورٹ دیتے ہیں لیکن ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے جونیئر یا کوئی بھی اکاؤنٹس آفیسر کی پوسٹ سروس کمیشن سے بھرتی نہیں کی گئی اس کی کیا وجہ ہے اگر میرٹ ہے تو پھر ان کو کیوں نہیں دیتے؟ یہیں پر وزیر اعلیٰ نے کہا تھا کہ ڈاکٹرز کی کنٹریکٹ پر appointment نہیں ہو گی اور سابق وزیر صحت نے بھی کئی دفعہ یہ بات کہی ہے کہ اسسٹنٹ پروفیسرز، سینئر رجسٹرار اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی 285 پوسٹیں آ رہی ہیں لیکن پچھلے تین سال سے یہی باتیں کہی جا رہی ہیں لیکن اب تک محکمہ صحت میں پبلک سروس کمیشن سے

appointment نہیں کی گئی ہے۔ میرا ان سے یہی سوال ہے کہ اگر یہی رٹے رٹائے جواب دینے ہیں تو پھر ٹھیک ہے اسی طرح میرٹ پر بھرتیاں کرتے رہیں اور جس طرح عوام کی صحت کا حال ہو رہا ہے وہ ٹھیک ہو رہا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ نے جو بات کی ہے اس کا جواب وزیر صحت دیں گے لیکن میں یہاں پر اپنے حلقے کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ وہاں پر لیڈی ڈاکٹر کی ایک سیٹ کافی عرصے سے خالی ہے اگر کوئی میرٹ پر آنا چاہتا ہے، اس کی چالیس ہزار تنخواہ بھی ہے میں کھلم کھلا اعلان کرتا ہوں۔ وہاں کوئی آنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ کوئی آنا چاہے تو وہاں روجھان میں آجائے۔ میں یہاں ہاؤس میں اعلان کر رہا ہوں کہ کوئی لیڈی ڈاکٹر وہاں پر آجائے۔ ہمارے بھی غریب لوگ بستے ہیں وہاں پر پر لیڈی ڈاکٹر درکار ہے کوئی آنا ہی نہیں چاہ رہی۔ میں خود اعلان کرتا ہوں کہ چالیس ہزار روپے تنخواہ ملے گی اور وہاں پر میرٹ پر آجائے۔

(اذان عصر)

جناب ڈپٹی سپیکر: وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور نماز کی ادائیگی کے لئے 20 منٹ کے لئے وقفہ نماز کیا جاتا ہے۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سروسز ہسپتال لاہور، ڈیلی ویجز ملازمین اور شرح ادائیگی کی تفصیل

*4748: ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں اس وقت جتنے ملازمین ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ، ولدیت اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان ملازمین کو معاوضہ کی ادائیگی کس شرح سے کی جا رہی ہے اس کی تفصیل گریڈ اور اسامی وار فراہم کی جائے؟

(ج) کیا ان ملازمین کو معاوضہ کی ادائیگی محکمہ خزانہ کی طرف سے تعین کردہ ریٹ مورخہ 01-08-2002 کے تحت ہو رہی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت:

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں کوئی ملازم ڈیلی ویجز پر نہیں رکھا گیا بلکہ ورک چارج ملازمین رکھے گئے ہیں جن کے نام، عہدہ، گریڈ، ولدیت اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان ملازمین کو معاوضہ کی ادائیگی جس شرح سے کی جارہی ہے اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان ملازمین کو معاوض کی ادائیگی (ماہانہ بنیاد) پر پہلے محکمہ خزانہ کی طرف سے تعین کردہ ریٹ مورخہ 01-08-2002 کے تحت کی جارہی تھی جو کہ اب چٹھی نمبر 667 مورخہ 17-01-2005 از دفتر ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے تحت کی جارہی ہے۔ نقل لیٹر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات، ایم۔ایس، اے۔ایم۔ایس اور ڈی ایم ایس کی اسامیوں اور تعینات آفیسرز کی تفصیلات

*5008: چودھری زاہد پرویز: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات میں ایم۔ایس، ایڈیشنل ایم۔ایس اور ڈپٹی ایم۔ایس کی منظور شدہ اور پر شدہ اسامیوں کی تعداد اور ان پر کام کرنے والے ڈاکٹرز کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان میں سے کتنے ملازمین کو قواعد میں نرمی کر کے ان عہدہ جات پر تعینات کیا گیا ہے نیز قواعد میں نرمی کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ان میں سے جن ملازمین کے خلاف محکمانہ اور قانونی کارروائی ہو رہی ہے، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل دی جائے؟

(د) ان میں سے کتنے ملازمین عرصہ تین سال سے ایک ہی جگہ پر کن وجوہات کی بناء پر کام کر رہے ہیں؟

(ہ) ان ملازمین کو سال2002 سے آج تک تنخواہوں اور ٹی۔اے، ڈی۔اے کی مدوں میں جوادائیگی کی گئی ہے اس کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر صحت:

(الف) ہسپتال ہذا میں ڈاکٹر طاہر عباس گوندل بطور ایم ایس تعینات ہیں وہ گریڈ19 کے ہیں۔ان کی تعلیم ایم بی بی ایس ہے:۔

I۔ MPHکا کورس Attend کیا ہوا ہے۔

II۔ WHO کی طرف سے Community Health Managementکا کورس کیا ہوا ہے۔

DMSڈاکٹر طاہر محمود بٹ کام کر رہے ہیں وہ گریڈ18 میں ہیں تعلیم M.B.B.S ہے۔MSC (Add Med Admen) میڈیکل ایڈمنسٹریشن کورس کیا ہوا ہے۔

(ب) ان دونوں کو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے تعینات کیا ہے۔

(ج) ان کے خلاف کوئی محکمانہ کارروائی نہ ہے۔

(د) ایم ایس 2003-09-01 اور ڈی ایم ایس 2003-11-18 سے تعینات ہیں کیونکہ ان کے خلاف کسی قسم کی کوئی شکایت نہ ہے اور اپنے فرائض بخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔

(ہ) تعیناتی سے لے کر MS نے تنخواہ کی مد میں-/9,06376 روپے اور ڈی ایم ایس نے -/Rs.6,88,540 روپے صول کئے ہیں MS نے کوئی TA/DA وصول نہیں کیا۔ DMS نے سرکاری کام کی مد میں لاہور آنے جانے کے TA وصول کئے ہیں۔

سر گنگارام ہسپتال لاہور، ایم ایس، اے ایم ایس اور ڈی ایم ایس کی اسامیوں اور تعینات آفیسرز کی تفصیلات

*5009: چودھری زاہد پرویز: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سر گنگارام ہسپتال لاہور میں ایم۔ایس، ایڈیشنل ایم۔ایس اور ڈپٹی ایم۔ایس کی منظور شدہ اور پر شدہ اسامیوں کی تعداد اور ان پر کام کرنے والے ڈاکٹرز کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان میں سے کتنے ملازمین کو قواعد میں نرمی کر کے ان عہدہ جات پر تعینات کیا گیا ہے نیز قواعد میں نرمی کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ان میں سے جن ملازمین کے خلاف محکمانہ اور قانونی کارروائی ہو رہی ہے، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل دی جائے؟

(د) ان میں سے کتنے ملازمین عرصہ تین سال سے ایک ہی جگہ پر کن وجوہات کی بناء پر کام کر رہے ہیں؟

(ہ) ان ملازمین کو سال 2002 سے آج تک تنخواہوں اور ٹی۔اے/ڈی۔اے کی مدوں میں جو ادائیگی کی گئی ہے اس کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر صحت:

(الف) سر گنگا رام ہسپتال لاہور میں ایم ایس، اے ایم ایس اور ڈی ایم ایس کی منظور شدہ اور پُر شدہ اسامیوں کی تعداد اور ان پر کام کرنے والے ڈاکٹرز کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان کے علاوہ ایڈمنسٹریٹو پوسٹوں پر کوالیفائیڈ سٹاف کی کمی کی وجہ سے گریڈ 18,17 کے ڈاکٹروں کو ڈی ایم ایس ڈیزیگنیٹ کیا گیا ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان ملازمین میں سے کسی کے خلاف کوئی محکمانہ اور قانونی کارروائی نہیں ہو رہی ہے۔

(د) مندرجہ ذیل ڈاکٹرز عرصہ تین سال سے زیادہ سر گنگا رام ہسپتال لاہور میں کام کر رہے ہیں:۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	وجوہات	تعیناتی عرصہ
1۔	ڈاکٹر فوزیہ دوست محمد	ڈی ایم ایس	17	یہ گنگا رام ہسپتال ٹرسٹ گورننگ باڈی کی بھرتی شدہ ہے	30سال
2۔	ڈاکٹر عبدالغفار	ڈی ایم ایس	17		05سال
3۔	ڈاکٹر شاہد انجم	ڈی ایم ایس	17		04سال
4۔	ڈاکٹر سہیل ارشد رانا	ڈی ایم ایس	17		03سال
5۔	ڈاکٹر اطہر یوسف	ڈی ایم ایس	17		08سال
6۔	ڈاکٹر شبیر چوہان	ڈی ایم ایس	17		06سال
7۔	ڈاکٹر عبدالقدیر زبیری	ڈی ایم ایس	17		06سال

(ہ)

نمبر شمار	نام ڈاکٹر	ٹوٹل ٹی اے/ڈی اے	ٹوٹل تنخواہ
1۔	ڈاکٹر مظہر الدین	11494/-	872525/-

2-	ڈاکٹر میاں عبدالروف	30650/-	572664/-
3-	ڈاکٹر فوزیہ دوست محمد	---	1791488/-
4-	ڈاکٹر بشریٰ سہیل	---	888246/-
5-	ڈاکٹر عبدالغفار	---	976008/-
6-	ڈاکٹر شاہد انجم	---	582030/-
7-	ڈاکٹر سہیل ارشد رانا	---	543936/-
8-	ڈاکٹر اطہر یوسف	---	1090111/-
9-	ڈاکٹر شبیر چوہان	---	325404/-
10-	ڈاکٹر عبدالقدیر زبیری	---	576759/-
11-	ڈاکٹر محمد عارف	---	4547700/-
12-	ڈاکٹر احمد رضا خان	---	578000/-

سرکاری ہسپتالوں میں شام کے وقت OPD کی سہولت کا اجراء

*5084: جناب محمد وقاص: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ سرحد کی طرح پنجاب کے ہسپتالوں میں شام کے اوقات میں OPD چلانے کی تجویز زیر غور ہے؟

(ب) اگر ہے تو کب تک اس پر عملدرآمد شروع ہو جائے گا؟

وزیر صحت:

(الف) وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم کے مطابق محکمہ صحت نے پنجاب کے چار بڑے ٹیچنگ ہسپتالوں میں شام 4 بجے سے رات 9 بجے تک کے اوقات میں OPD شفٹ شروع کر دی ہے جو 7-اپریل 2003 سے کام کر رہی ہے۔ ہسپتالوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

1- میو ہسپتال لاہور 2- جناح ہسپتال لاہور

3- سروسز ہسپتال لاہور 4- نشتر ہسپتال ملتان

محکمہ صحت کے لیٹر کی کاپی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ صحت نے چاروں ہسپتالوں کی ایوننگ شفٹ کی کارکردگی معلوم کرنے کے لئے ان ہسپتالوں کو ایک پرفارما پر کر کے بھیجنے کے لئے ایک لیٹر جاری کیا جس کی کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چاروں ہسپتالوں نے پرفارما پر کر کے بھیج دیا ہے جس کے مطابق ایوننگ شفٹ کی سہولت سے فائدہ اٹھانے والے مریضوں کی تعداد ٹیسٹ کی سہولت حاصل کرنے والے مریضوں کی تعداد اور مریضوں کو فراہم کردہ ادویات کی تفصیل فراہم کی گئی ہے۔

(ب) شام کی شفٹ پہلے ہی شروع ہو چکی ہے۔ دوسرے ہسپتالوں میں بھی شفٹ شروع کرنے کا ارادہ ہے۔

ضلعی حکومت لاہور، مشروبات کی جعلی فیکٹریوں پر چھاپوں اور جرمانوں کی تفصیل

*5173: جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے سپیشل سکواڈ فوڈ نے جنوری اور فروری 2004 میں کتنی مشروبات کی فیکٹریوں پر چھاپے مارے اور کتنی فیکٹریاں جعلی مشروبات بناتے ہوئے پکڑی گئیں؟

(ب) سپیشل سکواڈ فوڈ، سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے ان فیکٹریوں کے مالکان کو کتنا جرمانہ کیا اور کتنا وصول کیا ان میں سے کتنی فیکٹریوں کو دوبارہ کام کرنے کی اجازت کس اتھارٹی نے دی؟

وزیر صحت:

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں سپیشل سکواڈ کے نام کی کوئی چیز نہیں ہے فوڈ انسپکٹرز اور چیف فوڈ انسپکٹر کو مختلف ٹاؤنوں میں تعینات کیا گیا ہے۔ ماہ جنوری اور فروری 2004 میں 3 جعلی مشروبات تیار کرنے والی فیکٹریاں پکڑی گئیں۔

(ب) جرمانہ کرنا یا سزا دینا عدالتوں کا کام ہے۔ یہ کیس ابھی تک عدالت میں زیر سماعت ہیں۔ یہ فیکٹریاں غیر قانونی اور بغیر لائسنس کاروبار کر رہی تھیں جنہیں بند کر دیا گیا۔

ضلعی حکومت لاہور، مضر صحت آئل و گھی کی روک تھام کے لئے چھاپوں کی تفصیل

*5174: جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے سپیشل سکواڈ فوڈ نے جنوری تا مئی 2004 کتنی آئلز و گھی ملز پر چھاپے مارے اور کتنی آئل اور گھی ملز کو مضر صحت ملاوٹ کی بناء پر بند

کیااور جرمانے کئے؟

(ب) جن فیکٹریوں اور آئلز و گھی ملز پر چھاپے مارے گئے ان فیکٹریوں کے نام اور انسپکشن ٹیم کے انچارج کون تھے ان کے نام و عہدے سے بھی ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر صحت:

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں سپیشل سکواڈ کے نام کی کوئی چیز نہیں ہے فوڈ انسپکٹرز اور چیف فوڈ انسپکٹر کو مختلف ٹاؤنوں میں تعینات کیا گیا ہے۔ ماہ جنوری تا مئی 2004 صادق گھی ملز فیروز پور روڈ، محبوب انڈسٹریز (شان گھی) کوٹ لکھپت، عائشہ گھی ملز مانگا روڈ پر چھاپے مارے، ان میں سے محبوب انڈسٹریز (شان گھی) کا ایک نمونہ معیار کے مطابق نہ پایا گیا جو عدالت میں جمع کروادیا گیا جو وہاں پر زیر سماعت ہے۔ ملز بند کرنے کا اختیار محکمہ کے پاس نہ ہے نہ ہی جرمانہ کر سکتے ہیں۔

(ب) یہ چھاپے پیرزادہ محمد صغیر چیف فوڈ انسپکٹر اور محمد جہانگیر وٹو، فوڈ انسپکٹر نے مارے تھے۔

محکمہ صحت، 2002تا2004، زائد المیعاد ہونے والی ادویات کی تفصیل

*5183: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

صوبہ پنجاب میں مالی سال 03-2002 اور 04-2003 میں کتنی مالیت کی ادویات جو کہ محکمہ نے صوبائی اور ضلعی سطح پر خرید کیں لیکن expire ہو گئیں؟

وزیر صحت:

محکمہ صحت، حکومت پنجاب نے صوبہ پنجاب میں مالی سال 03-2002 اور 04-2003 میں کسی بھی مالیت کی ادویات صوبائی اور ضلعی سطح پر خرید نہ کی ہیں اور نہ ہی کوئی ادویات expire ہوئی ہیں یہ ضلعی حکومتوں نے خود خرید کیں۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا کی اپ گریڈیشن

*5208: چودھری خالد محمود چوہان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بورے والا کی اپ گریڈیشن کے لئے فنڈز کا اجراء ہو چکا ہے اگر درست ہے تو کام کب شروع ہو گا اور اس کی تکمیل کے لئے کتنی مدت درکار ہے؟

وزیر صحت:

تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال بورے والا کی 12-اگست 2004 کو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ وہاڑی نے کل 19.650 ملین روپے کی جاری کی۔

ای۔ڈی۔او ہیلتھ وہاڑی کی رپورٹ کے مطابق 14.747 ملین روپے برائے تعمیر بلڈنگ اور 4.720 ملین روپے برائے خریداری مشینری محکمہ صحت پنجاب نے مہیا کر دیئے ہیں جن میں سے 09-01-2007 تک 14.684 ملین بلڈنگ کی تعمیر پر خرچ ہو چکے ہیں اور 4.534 ملین روپے مشینری کی خریداری پر خرچ ہو چکے ہیں۔

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد، ڈائلیسز مشینز سے متعلقہ تفصیلات

*5255: ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں کتنی dialysis مشینز ہیں؟

(ب) یہ کب کتنی لاگت سے خرید کی گئی تھیں؟

(ج) ان کی مرمت پر سال 2000 سے آج تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

(د) ان میں سے کتنی چالو اور کتنی کب سے خراب ہیں؟

(ہ) خراب مشینوں کی مرمت کے لئے کتنی رقم درکار ہے، نیز کب تک ان کو چالو کر دیا جائے گا؟

(و) ان سے روزانہ کتنے مریض مستفید ہوتے ہیں فی مریض کتنی فیس وصول کی جاتی ہے؟

(ز) ان کو اپریٹ کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صحت:

(الف) تیرہ عدد

(ب) 1۔تین مشینز Freesias 4008 B 20-01-2001 DEM 58680 برانڈ

2۔تین مشینز Freesias 4008 B 31-12-2003 US$ 27930 برانڈ

3۔تین مشینز Freesias 4008 B 25-09-2004 US$ 27930 برانڈ

4۔چار عدد مشینز ڈونیشن

ایک عدد	06.03.1993	Gambaro	برانڈ
دو عدد	01.03.2004	Secure B-Burn	برانڈ
ایک عدد	02.09.2005	Freesias 4008 B	برانڈ

(ج) -/57564روپے

(د) تین عدد ڈونیشن والی مشینز خراب ہیں اور بقایا10 ٹھیک ہیں۔

(ہ) خراب مشینز بہت پرانی ہیں اور ناقابل مرمت ہیں۔

(و) روزانہ اوسط20مریض مستفید ہوتے ہیں۔ انڈور مریض سے -/50روپے اور آؤٹ ڈور مریض سے -/100روپے فیس لی جاتی ہے۔ تمام ملازمین entitled casesفری ہوتے ہیں، روزانہ اوسطاً ایک مستحق مریض فری ہوتا ہے جبکہ ملازمین اورentitled cases میں سے دو تین فری ہوتے ہیں۔ اوسطاً پانچ سے چھ آؤٹ ڈور سے فیس لی جاتی ہے اور اوسطاً دس سے گیارہ انڈور cases سے فیس لی جاتی ہے۔

(ز) مشینوں کو آپریٹ کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

ڈاکٹر نعمان خورشید	اے پی ایم او		گریڈ19
ڈاکٹر محمد اجمل فرید	ٹرینی میڈیکل آفیسر		گریڈ17
مسرت اقبال	چارج نرس گریڈ14	موجودہ گریڈ	گریڈ16
رضوانہ نوشین	چارج نرس گریڈ14	موجودہ گریڈ	گریڈ16
نسیم رمضان	چارج نرس گریڈ14	موجودہ گریڈ	گریڈ16
مسرت رشید	چارج نرس گریڈ14	موجود گریڈ	گریڈ16
توقیر طاہرہ	چارج نرس گریڈ14	موجودہ گریڈ	گریڈ16
شکیلہ منظور	چارج نرس گریڈ14	موجودہ گریڈ	گریڈ16

فیصل آباد، 04-2002 محکمہ صحت کو فراہم کردہ رقم اور اخراجات کی تفصیل

*5272: **ملک اصغر علی قیصر**: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ صحت ضلع فیصل آباد کو سال 03-2002 اور 04-2003 میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی؟

(ب) کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی رقم surrender کی گئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین / افسران کی تنخواہوں پر ان سالوں کے دوران خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین/افسران کے ٹی اے/ڈی اے کے سلسلہ میں خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی خرید پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت/پٹرول وغیرہ پر خرچ ہوئی؟

(ز) کتنی رقم یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی پر خرچ ہوئی؟

(ح) کتنی رقم ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئی؟

وزیر صحت

(الف)

سال2002-03	سال2003-04
غیر ترقیاتی280.837ملین	غیر ترقیاتی348.188ملین
ترقیاتی6.000ملین	ترقیاتی18.160ملین
ٹوٹل286.837ملین	366.348ملین

(ب)

I-	غیر ترقیاتی285.611ملین	غیر ترقیاتی9.143ملین
	ترقیاتی6.000ملین	ترقیاتی17.868ملین
	ٹوٹل291.611ملین	ٹوٹل327.011ملین
II-	سرنڈرSurrender	سرنڈر Surrender
	غیر ترقیاتی:اتنی رقم سرنڈر ہوئی: 29.476ملین اتنی رقم Excess 66.158ملی ترقیاتی:کوئی رقم سرنڈر نہ کی گئی۔	غیر ترقیاتی:اتنی رقم سرنڈر ہوئی:16.945 اتنی رقم48.678ملین Excess ملی ترقیاتی:کوئی رقم سرنڈر نہ کی گئی۔

(ج)	199.518ملین تنخواہوں پر خرچ کئے گئے۔	229.050ملین تنخواہوں پر خرچ کئے گئے۔
(د)	2.630ملین ٹی اے/ڈی اے پر خرچ ہوئے۔	2.803ملین ٹی اے/ڈی اے پر خرچ ہوئے۔
(ہ)	گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد فیصل آباد کے لئے ایمبولینس ضلعی حکومت کی اجازت سے مبلغ0.529ملین میں خریدی۔	Nil

(و)	3.847ملین خرچ ہوئے۔	4.299ملین خرچ ہوئے۔ سال2003-04میں یہ رقم زیادہ اس لئے ہوئی کیونکہ اس دوران پولیو مہم کو تیز کیا گیا اوراس کی سپر ویژن بہتر انداز میں چلائی گئی علاوہ ازیں پٹرول کی قیمتیں بھی بڑھ گئیں۔
(ز)	5.238ملین خرچ ہوئے	5.291ملین خرچ ہوئے۔
(ح)	5.998ملین خرچ ہوئے	تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال جڑانوالہ کی عمارت کو (Up-grade)Improvement کرنے پر 12.980ملین خرچ ہوئے جبکہ Equipment خریدنے پر4.888ملین خرچ ہوئے۔

ضلع وہاڑی، 2002تاحال، ہسپتالوں کے لئے خرید کردہ ادویات اور لاگت کی تفصیلات

*5379(A): چودھری خالد محمود چوہان: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال2002سے آج تک ضلع وہاڑی کے ہسپتالوں اور ہیلتھ سنٹروں کوادویات کی خرید کے لئے سال وار کتنی رقم فراہم کی گئی، تفصیل ہسپتال اور سنٹر وار فراہم کی جائے؟

(ب) اگرادویات خرید کرنے کے لئے اس ضلع میں کوئی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی تواس کمیٹی میں شامل ممبران کے نام، عہدہ، گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز یہ ادویات کس طریق کار کے تحت خرید کی گئی ہیں؟

(ج) خرید کردہ ادویات کی کوالٹی کن کن لیبارٹریوں سے چیک کروائی گئی؟

(د) کتنی اور کون کون سی ادویات کوالٹی سے کم اور ناقص ثابت ہوئیں؟

(ہ) مذکورہ ادویات کی کمپنیوں اوران کے خرید کے ذمہ داران کے خلاف جو جو قانونی اور محکمانہ کارروائی ہوئی اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صحت:

(الف) سال2002سے آج تک ضلع وہاڑی کے ہسپتالوں اور ہیلتھ سنٹروں کوادویات کی خرید کے لئے سال وار فراہم کی گئی رقم کی تفصیل ہسپتال اور سنٹر وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ادویات خرید کرنے کے لئے ضلع میں تشکیل دی گئی کمیٹی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے یہ ادویات بذریعہ اخبار اشتہار ٹینڈر خرید کی گئی ہیں۔

(ج) خرید کردہ ادویات کی کوالٹی ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری، پنجاب لاہور سے چیک کروائی گئی۔

(د) تمام ادویات کوالٹی کے مطابق ثابت ہوئیں۔

(ہ) چونکہ تمام ادویات کوالٹی کے مطابق ثابت ہوئیں اس لئے کمپنیوں کے خلاف کوئی قانونی اور محکمانہ کارروائی نہ ہوئی ہے۔

رحیم یار خان، ہسپتالوں کے لئے خرید کردہ ادویات کی مالیت اور دیگر تفصیلات

*5408 انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں واقع ہسپتالوں کے لئے پچھلے تین سالوں میں کتنی رقم ادویات خریدنے کے لئے دی گئی ان ادویات کو خریدنے کا کیا طریق کار ہے یہ ادویات کن کمپنیوں سے خریدی گئیں؟

(ب) پچھلے تین سالوں میں غیر معیاری جعلی ادویات کی فروخت میں ملوث افراد کے خلاف کتنے مقدمات قائم ہوئے اور کتنے سزایاب ہوئے، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ج) پچھلے تین سالوں میں غیر معیاری ادویات تیار کرنے والی کمپنیوں کے خلاف کیا اقدام کئے گئے، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

وزیر صحت:

(الف) I۔ ادویات کی مد میں درجہ ذیل رقم خرچ کی گئی برائے سال

2003-04	Rs.20867000/-
2004-05	Rs.3538840/-
2005-06	Rs.41118073/-

(II)۔ ادویات خریدنے کے لئے اوپن ٹینڈر کئے جاتے ہیں۔ اشتہار اخبارات اور ٹینڈر ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(III)۔ جن فرموں سے ادویات خرید کی گئیں ان کے ناموں کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پچھلے تین سالوں میں جعلی اور غیر معیاری ادویات فروخت و تیار کرنے کے جرم میں کل 51 مقدمات قائم ہوئے، جن کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، 12 افراد

سزایاب ہوئے سزا یافتہ افراد کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، باقی مقدمات صوبائی کوالٹی کنٹرول بورڈ اور ڈرگ کورٹ میں زیر سماعت ہیں مقدمات کی تفصیل شامل ہے۔

(ج) پچھلے تین سالوں میں غیر معیاری ادویات تیار کرنے والے 82 مقدمات ایسے قائم ہوئے جن میں کمپنیاں ملوث پائی گئیں کمپنیوں کے ناموں کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مقدمات صوبائی کوالٹی کنٹرول بورڈ اور ڈرگ کورٹ میں زیر سماعت ہیں۔ ان کی پیروی کے لئے متعلقہ ڈرگ انسپکٹر عدالت جاتے ہیں۔ عدالت کے جج صاحب کا عہدہ چیئرمین ڈرگ کورٹ ہے جو کہ سینئر سیشن جج کے برابر ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال رحیم یار خان، ایکسرے مشینز سے متعلقہ تفصیلات

*5413 انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال رحیم یار خان میں کتنی ایکسرے مشینز ہیں؟

(ب) یہ کب کتنی لاگت سے خرید کی گئی تھیں؟

(ج) ان کی مرمت پر سال 2000 سے آج تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

(د) ان میں سے کتنی چالو اور کتنی کب سے خراب ہیں؟

(ہ) خراب مشینوں کی مرمت کے لئے کتنی رقم درکار ہے نیز کب تک ان کو چالو کر دیا جائے گا؟

(و) ان سے روزانہ کتنے مریض مستفید ہوتے ہیں؟

(ز) ان کو آپریٹ کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صحت:

(الف) کل 17 عدد ایکسرے مشینیں اس وقت ہسپتال ہذا میں موجود ہیں۔

(ب) 67-1966 میں ایک مشین خرید کی گئی جس پر مبلغ -/15,000 روپے کی رقم صرف ہوئی۔

75-1974 میں ایک عدد مشین خرید کی گئی جس پر مبلغ -/3,50,000 روپے کی رقم صرف ہوئی۔

81-1980 میں تین عدد مشینیں خرید کی گئیں جن پر-/27,00,000روپے کی رقم صرف ہوئی۔

1990 میں ایک عدد مشین خرید کی گئی جس پر مبلغ-/2,25,000روپے کی رقم صرف ہوئی۔

07عدد مشینیں عزت مآب جناب شیخ زید بن سلطان النہیان کی طرف سے خرید کر ہسپتال ہذا کو عطیہ دی گئیں۔

06-2005 میں 04عدد مشینیں 03 موبائل یونٹ اور سیلنگ ایکسرے مشین) خرید کی گئیں، جن پر مبلغ-/65,55,940روپے کی رقم صرف ہوئی۔

(ج) ان کی مرمت پر2000 سے لے کر اب تک مبلغ-/4,44,325روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(د) ان میں سے 12 چالو اور 05 خراب حالت میں ہیں۔

(ہ) خراب مشینوں کو مرمت کروانے کے لئے تقریباً مبلغ 7 لاکھ روپے کی رقم درکار ہے۔ایک عدد مشین تقریباً15 دن میں مرمت ہو جائے گی، باقی مشینوں کی مرمت کے لئے اشتہار اخبارات میں دیا گیا تھا لیکن کوئی کوٹیشن وصول نہیں ہوئی۔دوبارہ اشتہار دیا جا رہا ہے تاکہ مشینوں کی جلد از جلد مرمت کرائی جا سکے۔

عزت مآب شیخ زید بن سلطان النہیان کی طرف سے عطیہ کی گئی 07 عدد مشینوں میں سے کچھ خراب ہو چکی ہیں اور وہ کمپنیاں یعنی CGR France اب پاکستان میں موجود نہیں ہے اور ان کے فاضل پرزہ جات بھی دستیاب نہیں ہیں۔ان کی مرمت کے لئے مختلف کمپنیوں سے رابطہ کیا جا رہا ہے۔

جناب والا! شیخ زید ہسپتال، رحیم یار خان میں ریڈیالوجی کے تین شعبہ جات ہیں، جن میں آؤٹ ڈور اور ان ڈور مریضوں کے الگ الگ شعبے ہیں اور ایمرجنسی وارڈ میں ریڈیالوجی کا شعبہ 24 گھنٹے عملہ سمیت کھلا رہتا ہے۔ شعبہ ریڈیالوجی میں آٹھ بڑی اور ایک چھوٹی ایکسرے مشین کے علاوہ آٹھ موبائل ایکسرے مشینیں بھی ہیں، موجودہ حالات میں ایکسرے ڈیپارٹمنٹ کا کام متاثر نہ ہے اور ڈیپارٹمنٹ کے خلاف کسی قسم کی کوئی رجسٹرڈ شکایت بھی نہ ہے۔ایکسرے ڈیپارٹمنٹ میں روزانہ تقریباً 200-150 ایکسرے کئے جاتے ہیں موبائل ایکسرے مشینوں کے ذریعے وارڈز کے اندر بھی

ایکسرے کرنے کی سہولت موجود ہے۔

سی ٹی سکین slices6 انسٹالیشن کے مراحل میں ہے۔

02 کلر ڈاپلر اور میمو گرافی کا ٹینڈر ہو چکا ہے اور بورڈ آف مینجمنٹ، شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان نے خرید کرنے کی منظوری دے دی ہے۔

(و) اوسطاً 200 مریضوں کے ایکسرے اور 100 مریضوں کے الٹراء ساؤنڈ روزانہ کئے جاتے ہیں۔ 70 فیصد فری اور 30 فیصد آن پیمنٹ مارکیٹ ریٹ سے انتہائی کم قیمت پر کئے جاتے ہیں۔

(ز) ڈاکٹر سعید اختر ملک اسسٹنٹ پروفیسر ریڈیالوجی (BPS-18)، ڈاکٹر خالد سعید ریڈیالوجسٹ (BPS-18)، ڈاکٹر عبدالنعیم ریڈیالوجسٹ (BPS-18) اور ڈاکٹر شبیر احمد سینئر میڈیکل آفیسر (BPS-18) کی نگرانی میں مندرجہ ذیل ڈاکٹر و ایکسرے ٹیکنیشن شعبہ ایکسرے و الٹراء ساؤنڈ میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں:۔

1۔	ڈاکٹر تسنیم عاشق	میڈیکل آفیسر	سکیل نمبر 17
2۔	ڈاکٹر طاہرہ افضل	میڈیکل آفیسر	سکیل نمبر 17
3۔	ڈاکٹر شازیہ طارق	میڈیکل آفیسر	سکیل نمبر 17
4۔	سید احتشام الحق	ریڈیوگرافر	سکیل نمبر 06
5۔	ریاض احمد	ریڈیوگرافر	سکیل نمبر 06
6۔	عبدالعزیز	ریڈیوگرافر	سکیل نمبر 06
7۔	غلام احمد	ریڈیوگرافر	سکیل نمبر 06
8۔	محمود ایوب	ریڈیوگرافر	سکیل نمبر 06
9۔	حافظ محمد عابد	ریڈیوگرافر	سکیل نمبر 06
10۔	شبیر حسین شاکر	ریڈیوگرافر	سکیل نمبر 06
11۔	محمد عاصم	ریڈیوگرافر	سکیل نمبر 06
12۔	ظفراللہ	ریڈیوگرافر	سکیل نمبر 06
13۔	شکیل الرحمٰن	ریڈیوگرافر	سکیل نمبر 06

ٹی ایچ کیو ہسپتال صادق آباد، ای سی جی مشینز و دیگر تفصیلات

*5423: شیخ عزیز اسلم: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال صادق آباد میں کتنی E.C.G مشینز ہیں؟
(ب) یہ کب، کتنی لاگت سے خرید کی گئی تھیں؟
(ج) ان کی مرمت پر سال 2000 سے آج تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟
(د) ان میں سے کتنی چالو اور کتنی کب سے خراب ہیں؟
(ہ) خراب مشینوں کی مرمت کے لئے کتنی رقم درکار ہے نیز کب تک ان کو چالو کر دیا جائے گا؟
(و) ان سے روزانہ کتنے مریض مستفید ہوتے ہیں؟
(ز) ان کو آپریٹ کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صحت:
(الف) تحصیل ہسپتال صادق آباد میں پانچ عدد ای سی جی مشینیں ہیں۔
(ب) دو ای سی جی مشینیں 1988 میں MSD لاہور نے ہسپتال ہذا کو مہیا کیں اس کی قیمت خرید کے بارے میں معلومات فراہم نہ کی گئی ہیں اور تین عدد ای سی جی 3 چینل مشینیں EDO ہیلتھ آفس رحیم یار خان نے 05-06-22 کو مہیا کیں۔ ان کی قیمت خرید فی مشین -/63,900 روپے ہے۔
(ج) دونوں پرانی ای سی جی مشینوں کی مرمت پر ہونے والے اخراجات 2006 مبلغ -/17583 روپے ہیں اور تین نئی مشینوں کی مرمت پر کوئی اخراجات نہیں ہیں۔
(د) پانچوں ای سی جی مشینیں چالو حالت میں ہیں۔
(ہ) کوئی رقم درکار نہ ہے۔
(و) سالانہ مریض 3000
ماہانہ مریض 250
روزانہ مریض 9
(ز) ڈیوٹی پر موجود میڈیکل آفیسر

ٹی ایچ کیو ہسپتال صادق آباد الٹراء ساؤنڈ مشینز و دیگر تفصیلات

*5424 شیخ عزیز اسلم: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔
(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال صادق آباد میں کتنی الٹراء ساؤنڈ مشینز ہیں؟

(ب) یہ کب کتنی لاگت سے خرید کی گئی تھیں؟

(ج) ان کی مرمت پر سال 2000 سے آج تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

(د) ان میں سے کتنی چالو اور کتنی کب سے خراب ہیں؟

(ہ) خراب مشینوں کی مرمت کے لئے کتنی رقم درکار ہے نیز کب تک ان کو چالو کر دیا جائے گا؟

(و) ان سے روزانہ کتنے مریض مستفید ہوتے ہیں؟

(ز) ان کو آپریٹ کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صحت:

(الف) تحصیل ہسپتال صادق آباد میں ایک عدد الٹراء ساؤنڈ مشین ہے۔

(ب) الٹراء ساؤنڈ مشین مورخہ 1998-10-30 کو MSD لاہور نے فراہم کی۔ قیمت خرید کے بارے میں MSD لاہور کی طرف سے کوئی معلومات فراہم نہ کی گئی تاہم الٹراء ساؤنڈ مشین فراہم کرنے والی کمپنی Siemens کی طرف سے فراہم کی گئی معلومات کے مطابق اس مشین کی قیمت مورخہ 1998-10-30 یعنی خرید کے وقت 42100 جرمن مارک ادا کی گئی تھی جو کہ اس وقت -/11,36,700 پاکستانی روپے کے برابر تھی۔

(ج) اس مشین کی 2000 سے آج تک کوئی مرمت نہیں کروائی گئی۔

(د) مشین چالو حالت میں ہے۔

(ہ) کوئی رقم درکار نہ ہے۔

(و) سالانہ مریض 5400

ماہانہ مریض 450

روزانہ مریض 15

(ز) ڈاکٹر حنا شاہد، WMO گریڈ 17

بہاولپور، مقامی بستیوں میں ڈسپنسریوں کا قیام

*5463 ڈاکٹر سید محمد وسیم اختر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور میں پنجاب حکومت کا صرف ایک ہسپتال یعنی بہاول

وکٹوریہ ہسپتال ہے اور غرباء کی تمام بستیاں اس ہسپتال سے کافی فاصلے پر واقع ہیں جن میں شاہدرہ کچی بستی، ٹبہ بدر شیر کچی بستی، مہاجر کالونی اور اسلامی کالونی کچی بستی وغیرہ شامل ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ دور دراز سے مختلف بیماریوں میں مبتلا مریضوں کو آمد ورفت میں خاصی دشواری کا سامنا ہے بلکہ بعض اوقات شدید امراض کے مریض ہسپتال پہنچنے سے قبل ہی دم توڑ دیتے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بستیوں اور اسی نوع کی دیگر بستیوں جو ہسپتال سے دور ہیں، میں ایمرجنسی سے نمٹنے کے لئے ڈسپنسریاں بنانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت:

(الف) یہ درست ہے کہ بہاولپور شہر میں بی وی ہسپتال اور زنانہ جوبلی ہسپتال کے علاوہ کوئی اور ہسپتال نہ ہے۔

(ب) ہسپتال ہذا تک پہنچنے والے ہر قسم کے مریض کو طبی امداد بہم پہنچائی جاتی ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ اس وقت محکمہ صحت بہاولپور کی ضلع بہاولپور کے رورل ایریا میں 10 رورل ہیلتھ سنٹر IRDP مرکز پر کام کر رہے ہیں اور یونین کونسلز میں 71 بنیادی مراکز صحت کام کر رہے ہیں اور ضلع کونسل کی 52 ڈسپنسریاں مختلف بستیوں میں کام کر رہی ہیں۔ مزید برآں فی الوقت ہمارے پاس کسی علاقہ سے نئی ڈسپنسریاں کھولنے کی کوئی درخواست موصول نہ ہوئی ہے۔ جیسے ہی اس قسم کی کوئی درخواست موصول ہوگی اس پر فوری عملدرآمد کیا جائے گا۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ، ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیلات

*5501 لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ میں ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل گریڈ وار اسامی وار فراہم کی جائے؟

(ب) کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس ہسپتال میں ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی خالی اسامیاں ضرورت کے مطابق پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت:

(الف) ڈاکٹروں، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل گریڈ وار اور اسامی وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) میڈیکل آفیسر / وومن میڈیکل آفیسر کی 54 اسامیاں تقریباً ڈیڑھ سال سے خالی ہیں جبکہ باقی اسامیاں جن کی تعداد 27 ہے تقریباً دو سال سے خالی ہیں۔

(ج) جی ہاں! حکومت پہلے ہی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کارروائی کر رہی ہے اور جلد ہی یہ تمام اسامیاں پر ہو جائیں گی۔

پی پی۔201 ملتان، بی۔ایچ۔یوز، منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیلات

*5520 **ملک محمد ارشد راں**۔ کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔201 ملتان میں قائم بی ایچ یوز کے نام، مقام اور رقبہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ بی ایچ یوز میں کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں اس وقت کتنی خالی ہیں اور خالی رکھنے کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) ان بی ایچ یوز میں جو ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف عرصہ تین سال سے زائد ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل مہیا کی جائے؟

(د) کیا حکومت ان ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز و پیرا میڈیکل سٹاف کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت:

(الف)

نام بنیادی مرکز صحت	مقام	رقبہ
1۔بنیادی مرکز صحت بنگل والا	یونین کونسل نمبر 69، بنگل والا	10 کنال
2۔بنیادی مرکز صحت ٹاٹے پور	یونین کونسل نمبر 71 ٹاٹے پور	8 کنال

3-بنیادی مرکز صحت کھیڑا آباد	یونین کونسل نمبر 67کھیڑا آباد	9کنال
4-بنیادی مرکز صحت لوٹھڑ	یونین کونسل نمبر 70لوٹھڑ	12کنال
5-بنیادی مرکز صحت کوٹلہ مہاراں	یونین کونسل نمبر 73کوٹلہ مہاراں	16کنال
6-بنیادی مرکز صحت 10 T-ملتانی والا	یونین کونسل نمبر 74ملتانی والا	10کنال
7-بنیادی مرکز صحت عباس پور	یونین کونسل نمبر 66کرپال پور	10کنال
8-بنیادی مرکز صحت ملاں فقیر	یونین کونسل ملاں فقیر	3کنال
9-بنیادی مرکز صحت کوٹھے والا	یونین کونسل نمبر 76کوٹھے والا	10کنال

(ب) متذکرہ بی ایچ یوز میں مندرجہ ذیل منظور شدہ اسامیاں ہیں اور پر کر دی گئی ہیں۔

		خالی اسامیاں	خالی رکھنے کی وجوہات
1-میڈیکل آفیسر	9عدد BS-17	میڈیکل ٹیکنیشن 3عدد	کوالیفائیڈ میڈیکل ٹیکنیشن دستیاب نہ ہیں۔
2-لیڈی ہیلتھ وزیٹر	9عدد (BS-09)		
3-سینٹری انسپکٹر	9عدد(BS-08)		
4-ڈسپنسر	9عدد(BS-06)		
5-میڈیکل ٹیکنیشن	7عدد(BS-09)		
6-میڈیکل اسسٹنٹ	2عدد(BS-016)		
7-نائب قاصد	9عدد(BS-01)		
8-چوکیدار	9عدد (BS-01)		
9-وارڈ کلینر	3عدد (BS-01)		

(ج)

نام بی ایچ یو	نام ڈاکٹر	نام پیرا میڈیکل سٹاف
ٹاٹے پور	ڈاکٹر ممتاز حسین BS-17	محمد سلمان ڈسپنسر BS-06
		محمد اسحاق میڈیکل اسسٹنٹ BS-16
کھیڑا آباد	ڈاکٹر رمضان انصاری BS-17	محمد شاکر ڈسپنسر BS-06
عباس پور	ڈاکٹر اشرف منیر اعوان BS-17	خورشید احمد میڈیکل ٹیکنیشن BS-09
		واجد حسین ڈسپنسر BS-06
بنگل والا		محمد اقبال ڈسپنسر BS-06
		محمد سلیم سینٹری انسپکٹر BS-08
		صفیہ بی بی ایل ایچ وی BS-09
ملاں فقیر		عابدہ پروین ایل ایچ وی BS-09
		امتیاز احمد ڈسپنسر BS-06
لوٹھڑ		شمیم اختر ایل ایچ وی BS-09

کوٹھے والا	غزالہ غفور ایل ایچ وی BS-09
	نصیر احمد ڈسپنسر BS-06
	جمیل احمد میڈیکل اسسٹنٹ BS-16
ملتانی والا	شاہینہ پروین ایل ایچ وی BS-09
عبدالرزاق	میڈیکل ٹیکنیشن BS-09

(د) مندرجہ بالا ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف جس کا عرصہ ملازمت تین سال سے زائد ہو چکا ہے کے خلاف کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے اور اپنے فرائض بخوبی سرانجام دے رہے ہیں مزید بالا پچھلے تین سال کے عرصے میں زیادہ تر تبادلوں پر پابندی رہی ہے۔

نوٹ: بنیادی مرکز صحت پر لیڈی ڈاکٹر کی پوسٹ موجود نہ ہے۔

پی پی۔201 ملتان، بی ایچ یوز کو فراہم کردہ ادویات اور دیگر متعلقہ تفصیلات

*5521: ملک محمد ارشد راں: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔201 ملتان میں قائم بی ایچ یوز میں گزشتہ دو سالوں میں جو ادویات فراہم کی گئیں ان کے نام، تعداد اور کمپنی کا نام جن سے خریدی گئیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ب) مذکورہ تمام بی ایچ یوز میں گزشتہ دو سالوں میں کتنے مرد اور خواتین کا علاج کیا گیا تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ تمام بی ایچ یوز میں گزشتہ دو سالوں میں کتنی ادویات مریضوں کو مفت دی گئیں اس وقت ان سنٹرز میں جو ادویات سٹور ہیں ان کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر صحت:

(الف) پی پی۔201 ملتان کے بنیادی مراکز صحت میں گزشتہ دو سالوں میں ہر BHU پر جتنی ادویات فراہم کی گئی ہیں ان کی تفصیل "Annexure "A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔201 کے بنیادی مراکز صحت میں گزشتہ دو سالوں میں فی سنٹر تقریباً 750 نئے اور پرانے مرد اور خواتین مریضوں کا علاج کیا گیا۔

(ج) ضلع بھر کے تمام بنیادی مراکز صحت میں ادویات سال میں تین مرتبہ ہسپتالوں کی اصل ضروریات کو مدنظر رکھ کر فراہم کی جاتی ہیں جو کہ مریضوں میں استعمال ہو جاتی ہیں ان

ادویات کا مریضوں سے کوئی معاوضہ نہ لیا جاتا ہے اور بالکل مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

چلڈرن ہسپتال لاہور، سی ٹی سکین مشینز سے متعلقہ تفصیلات

*5564: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور میں سی ٹی سکین مشینز کتنی تعداد میں ہیں اور یہ کب، کتنی لاگت سے خرید کی گئی تھیں؟

(ب) ان میں کتنی چالو حالت میں ہیں اور کتنی، کب سے خراب ہیں خراب مشینوں کی مرمت پر 2003 سے آج تک کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) خراب مشینوں کی مرمت کے لئے کتنی رقم درکار ہے اور یہ کب تک چالو حالت میں کروائی جائیں گی؟

(د) ان مشینوں سے روزانہ کتنے مریض مستفید ہوتے ہیں ان مشینوں کو آپریٹ کرنے والے ملازمین کی تعداد، گریڈ اور عہدہ کی تفصیل مہیا کی جائے؟

وزیر صحت:

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور میں سی ٹی سکین مشین کی تعداد ایک ہے۔ یہ مبلغ -/4,71,46,686 روپے میں خریدی گئی اور اس کی تنصیب 18-جنوری 2001 کو ہوئی۔

(ب) چلڈرن ہسپتال میں سی ٹی سکین مشین کی تعداد ایک ہے اور یہ مشین تنصیب سے لے کر آج تک صرف ایک مرتبہ مورخہ 06-04-2004 سے 15-04-2004 تک خراب رہی ہے تاہم ہر ماہ ایک دن سروس ڈے ہوتا ہے۔

(ج) سی ٹی سکین مشین کا عرصہ وارنٹی پانچ سال ہے اور ابھی مزید ڈیڑھ سال اس کی مرمت وغیرہ بذمہ کمپنی ہے۔

(د) سی ٹی سکین مشین سے روزانہ 20 مریض مستفید ہوتے ہیں اس مشین کو آپریٹ کرنے والے عملہ کی تفصیل یوں ہے۔

1۔	کنسلٹنٹ	گریڈ 19/18	ایک
2۔	میڈیکل آفیسر	گریڈ 17	ایک
3۔	سٹاف نرس	گریڈ 16	ایک

4۔	ٹیکنیشن	گریڈ12	ایک
5۔	ریسپشنسٹ	گریڈ5	ایک
6۔	ٹرالی مین	گریڈ1	ایک
7۔	سویپر	گریڈ1	ایک

نشتر ہسپتال ملتان، 04-2003، وارڈز کی اپ گریڈیشن کی تفصیلات

*5649: جناب نوید عامر جیوا: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے سال 04-2003 میں نشتر ہسپتال ملتان کی ایمر جنسی اور کارڈیالوجی وارڈز کو بہتر بنانے کے لئے خصوصی گرانٹ عطا کی تھی کیا دوسرے وارڈز کے لئے بھی کوئی گرانٹ حاصل کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا نشتر ہسپتال / میڈیکل کالج کی انتظامیہ مذکورہ گرانٹ کو استعمال کرنے میں بااختیار تھی؟

(ج) مذکورہ گرانٹ جن وارڈز اور مشینری کی خرید و مرمت پر استعمال ہوئی، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صحت:

(الف) یہ کہ برائے سال 04-2003 کو نشتر ہسپتال کی ایمر جنسی وارڈ کے لئے کوئی خصوصی گرانٹ جاری نہیں کی گئی تاہم گورنمنٹ آف پنجاب محکمہ صحت نے پورے پنجاب کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں ایمر جنسی سروسز کو بہتر بنانے کے لئے SEMS پروگرام شروع کیا۔ SEMS پروگرام کے تحت نشتر ہسپتال کی ایمر جنسی کے لئے 8 کروڑ روپے کی رقم دی گئی۔ کارڈیالوجی وارڈ کو گورنمنٹ کی طرف سے کوئی گرانٹ نہیں ملی۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) 8 کروڑ روپے کی گرانٹ کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

برائے تعمیر ایمر جنسی بلاک	Million 38.727
برائے ادویات کی خرید ایمر جنسی وارڈ	Million 11.856
برائے ایمر جنسی وارڈ میں کام کرنے والے عملہ کی تنخواہ	Million 19.417
برائے میڈیکل Equipment/ Machinery کی خرید	Million 8.863

ٹی ایچ کیو ہسپتال جڑانوالہ، تعمیر، لاگت، گنجائش اور اپ گریڈیشن کی تفصیلات

*5667:ڈاکٹر تسنیم رشید: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال جڑانوالہ کب، کتنی لاگت سے تعمیر کیا گیا تھا؟

(ب) یہ کتنے بستروں کا ہسپتال ہے اور اس میں روزانہ کتنے مریض علاج معالجہ کے لئے داخل ہوتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت بڑھتی ہوئی آبادی کے لحاظ سے مذکورہ ہسپتال کو اپ گریڈ کر کے 150 بستروں کا ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت:

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جڑانوالہ 86-1985 میں تعمیر ہوا جس پر تقریباً 45 لاکھ روپے خرچ کئے گئے۔

(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جڑانوالہ 60 بستروں پر مشتمل ہے۔ اس ہسپتال میں روزانہ درج ذیل مریض علاج معالجہ کے لئے آتے ہیں:۔

نمبر شمار	بیرونی مریض روزانہ اوسط	اندرونی مریض روزانہ اوسط
2004	727	31
2005	430	16
2006	477	26

(ج) محکمہ صحت کی مروجہ پالیسی کے تحت ٹی ایچ کیو ہسپتال کا معیار 40 سے 60 بستروں تک ہے۔ اس ہسپتال میں پہلے سے ہی 60 بستر موجود ہیں جو کہ اس وقت داخل ہونے والے مریضوں کی ضروریات کے لئے کافی ہیں۔ پچھلے تین سالوں میں داخل ہونے والے مریضوں کی اوسط 31 مریض ہیں۔

فیصل آباد، آر ایچ سی کھرڑیانوالہ کی اپ گریڈیشن

*5668 ڈاکٹر تسنیم رشید: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کھرڑیانوالہ قصبہ ضلع فیصل آباد میں آر ایچ سی کب تعمیر ہوا تھا اور یہ کتنے بستروں پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا حکومت بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر مذکورہ آر ایچ سی کو اپ گریڈ کر کے ٹی ایچ کیو کے برابر بڑا ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت:

(الف) دیہی مرکز صحت کھرڑیانوالہ 13۔جولائی 1985 کو تعمیر ہوا تھا اور یہ 20 بستروں پر مشتمل ہے۔

(ب) حکومت دیہی مرکز صحت کھرڑیانوالہ کو اپ گریڈ کر کے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے برابر بڑا ہسپتال بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق علاقہ مرکز کونسل میں صرف ایک ہی دیہی مرکز صحت کی سہولت فراہم ہو سکتی ہے۔

پی پی۔1 راولپنڈی، THQ، RHC اور BHU کے مختص شدہ بجٹ کی تفصیل

*5814 راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔1 تحصیل مری اور کوٹلی ستیاں میں واقع THQ,RHC,BHU کے لئے پچھلے چار سالوں میں مختص شدہ بجٹ کی تفصیل سال وار بیان فرمائیں؟

(ب) حکومت ہیپاٹائٹس (Hepatitis) A, B, C جیسی خطرناک بیماری کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے حلقہ پی پی۔1 میں پچھلے چار سالوں میں کتنے مریض اس مرض کا شکار ہوئے؟

وزیر صحت:

(الف)

نمبر شمار	ہسپتال کا نام	مختص شدہ بجٹ کی تفصیل	سال
1۔	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال مری	12450927	2003-04
2۔	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال مری	13991100	2004-05
3۔	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال مری	19902300	2005-06
4۔	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال مری	20788920	2006-07

نمبر شمار	رورل ہیلتھ سنٹرز کے نام	مختص شدہ بجٹ کی تفصیل	سال
1۔	کوٹلی ستیاں	5084000	2003-04
2۔	کوٹلی ستیاں	5490708	2004-05

3-	کوٹلی ستیاں	5790676	2005-06
4-	کوٹلی ستیاں	5963225	2006-07
5-	پکھواڑی	4947000	2003-04
6-	پکھواڑی	5240750	2004-05
7-	پکھواڑی	5680675	2005-06
8-	پکھواڑی	5960042	2006-07
9-	لہتراڑ	2670486	2003-04
10-	لہتراڑ	2699500	2004-05
11-	لہتراڑ	2733088	2005-06
12-	لہتراڑ	3007400	2006-07

(ب) ہیپاٹائٹس A گندگی، گندے پانی اور گندی اشیاء سے پھیلتا ہے جس سے محکمہ صحت تمام انچارج Health-Facilities کی وساطت سے ہیلتھ ایجوکیشن پروگرام کو مستقل بنیاد پر علاقے کے لوگوں میں آگاہی اور شعور بیدار کرتا رہتا ہے اس کے علاوہ پرائم منسٹر پروگرام کی تمام LHW اور LHS اس کے لئے گھر گھر جا کر لوگوں کو صفائی کے بارے میں تعلیم دیتی رہتی ہیں۔ ہیپاٹائٹس C اور B استعمال شدہ سرنجوں ان جراثیم سے آلودہ انتقال خون، ماں سے بچے کو دوران حمل اور جراثیم آلودہ مرد اور خواتین کے غیر ازدواجی تعلقات سے پھیلتا ہے۔ گورنمنٹ پاکستان کی ہدایت کے مطابق مئی 2002 سے روٹین EPI ویکسینیشن میں ہیپاٹائٹس B کی ویکسین کو شامل کر لیا گیا ہے اور تمام نوازئیدہ بچوں کو اس کا کورس مکمل کروایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہماری تمام Health Facilities میں ڈسپوزیبل سرنجز کا استعمال کیا جاتا ہے اور دوران سرجری تمام اوزار کو Autoclave کیا جاتا ہے۔

انتقال خون کی صورت میں اس خون کا پہلے لیبارٹری تجزیہ کیا جاتا ہے اور جراثیم سے پاک خون کا استعمال کیا جاتا ہے مزید برآں ہیلتھ ایجوکیشن پروگرام کے تحت لوگوں میں غیر ازدواجی تعلقات کے بارے میں آگاہی پیدا کی جاتی ہے۔

پچھلے چار سالوں میں ہیپاٹائٹس B کی ویکسین مندرجہ ذیل بچوں کو دی گئی۔

	تحصیل کوٹلی ستیاں				تحصیل مری		
	پہلا انجکشن	دوسرا انجکشن	تیسرا انجکشن		پہلا انجکشن	دوسرا انجکشن	تیسرا انجکشن
2002	1919	1605	1381	2002	3669	3750	3237
2003	2961	2930	2908	2003	6909	6662	6587

2004	3172	3078	3003	2004	7264	7204	7242
2005	3082	3043	3079	2005	7297	7188	7147
ٹوٹل	11134	10656	10371	ٹوٹل	26139	24804	24213

تحصیل کوٹلی ستیاں اور مری میں پچھلے چار سالوں میں 130 مریضوں کا علاج کیا گیا جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

2002 جن مریضوں کا علاج کیا گیا ان کی تعداد	28
2003 میں جن مریضوں کا علاج کیا گیا ان کی تعداد	33
2004 میں جن مریضوں کا علاج کیا گیا ان کی تعداد	27
2005 میں جن مریضوں کا علاج کیا گیا ان کی تعداد	42
ٹوٹل	130

تحصیل مری میں 14 بنیادی مراکز صحت کام کر رہے ہیں جن کا مختص شدہ بجٹ درج ذیل ہے:۔

تمام 14 بنیادی مراکز صحت کا مختص شدہ بجٹ	سال
8985158	2003-04
9537136	2004-05
10099278	2005-06
13091274	2006-07

تحصیل کوٹلی ستیاں میں 08 بنیادی مراکز صحت کام کر رہے ہیں جن کا مختص شدہ بجٹ درج ذیل ہے۔

تمام 08 بنیادی مراکز صحت کا مختص شدہ بجٹ	سال
5134376	2003-04
5449792	2004-05
5771016	2005-06
7480724	2006-07

صوبہ میں زنانہ / مردانہ نرسز سکولوں کی تعداد اور پولیو سے متعلقہ تفصیلات

*5944 محترمہ صبیحہ بیگم: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں مردانہ اور زنانہ نرسوں کی تربیت کے لئے قائم کئے گئے اداروں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) صوبہ میں اس وقت پولیو کے مریضوں کی تعداد کیا ہے؟
(ج) پولیو کے خاتمہ کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر صحت:

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت کوئی مردانہ نرسنگ سکول نہیں ہے۔ اس وقت گورنمنٹ کے تحت 45 زنانہ نرسنگ سکول کامیابی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔
(ب) پاکستان میں جنوری 2007 میں پولیو کے تین کیسز ہوئے جبکہ صوبہ بھر میں جنوری 2007 میں کوئی کیس نہ ہوا۔
پاکستان میں 2006 میں 40 کیسز ہوئے جبکہ صوبہ بھر میں 2006 میں 2 کیسز ہوئے۔
پاکستان میں 2005 میں 28 کیسز ہوئے جبکہ صوبہ بھر میں 2005 میں 10 کیسز ہوئے۔
صوبہ بھر میں 2004 میں 16 کیسز ہوئے۔
(ج) پولیو کے خاتمے کے لئے حکومت پنجاب WHO اور UNICEF کے تعاون سے پورے صوبے میں پولیو ڈے منائے گئے اور ساتھ ہی ساتھ پنجاب کے تمام اضلاع میں روٹین کی پولیو ویکسین پلائی جارہی ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ۔ ڈاکٹرز کی اسامیوں میں اضافے کا مسئلہ

*5989 جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:
(الف) نشتر ہسپتال ملتان، میو ہسپتال لاہور، سروسز ہسپتال لاہور اور ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں کتنے مریضوں کے لئے ایک میڈیکل آفیسر کی اسامی ہے؟
(ب) اس وقت ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ میں میڈیکل آفیسرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟
(ج) اس ہسپتال میں کتنے مریضوں کے لئے ایک میڈیکل آفیسر ہے؟
(د) کیا حکومت جز (الف) میں بیان کردہ مریضوں کے علاج کے مطابق فراہم کردہ میڈیکل آفیسر، ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ میں بھی اسی شرح سے میڈیکل آفیسر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت:

(الف) نشتر ہسپتال ملتان میں تقریباً پانچ مریضوں کے لئے ایک میڈیکل آفیسر، میو ہسپتال لاہور میں آٹھ مریضوں کے لئے ایک میڈیکل آفیسر، سروسز ہسپتال لاہور میں تقریباً دس مریضوں کے لئے ایک میڈیکل آفیسر کی اسامی ہے جبکہ ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں مریضوں کے حساب سے میڈیکل آفیسروں کی اسامیاں مہیا نہیں کی گئی ہیں۔ بحر حال ہسپتال میں میڈیکل آفیسر کی کل منظور شدہ اسامیاں140 ہیں۔

(ب) اس وقت ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ میں میڈیکل آفیسروں کی29 اور خواتین میڈیکل آفیسروں کی7 اسامیاں خالی پڑی ہیں۔

(ج) ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ438 بستروں پر مشتمل ہے۔ کل منظور شدہ M.O/W.M.O کی تعداد35 ہے۔اس طرح 13 بستروں پر ایک ڈاکٹر ہے لیکن چونکہ 11 پوسٹیں خالی ہیں۔اس طرح24 میڈیکل آفیسر438 بستروں پر کے لئے ہیں اور ایک ڈاکٹر18 بستروں پر ہے جبکہ گورنمنٹ کی یارڈ سٹک کے مطابق8 مریضوں کے لئے ایک شفٹ میں ایک ڈاکٹر یعنی تینوں شفٹوں یا24 گھنٹے میں 3 ڈاکٹر ہوتے ہیں۔اس طرح اس یارڈ سٹک کے مطابق اس ہسپتال میں کم از کم165 میڈیکل آفیسر ہونے چاہئیں۔

(د) جی ہاں! حکومت ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ میں مریضوں کے علاج کے مطابق میڈیکل آفیسرز تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے لیکن فی الحال ایسا ممکن نہیں ہے۔البتہ میڈیکل آفیسرز کی اضافی اسامیوں کے لئے کیس محکمہ خزانہ کو بھیج دیا گیا ہے۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال گوجر خان۔ باؤلے کتے اور سانپ کے کاٹے کی ویکسین کی فراہمی

*6009: بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا باؤلے کتے اور سانپ کے کاٹے کی vaccine تحصیل ہسپتال گوجر خان میں موجود ہے؟

(ب) اگر موجود نہیں ہے تو کیا حکومت تحصیل ہسپتال گوجر خان میں باؤلے کتے اور سانپ کے کاٹے کی vaccine کی سہولیات مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اور اگر نہیں

تواس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر صحت:

(الف) باؤلے کتے اور سانپ کے کاٹے کی ویکسین تحصیل گوجر خان میں موجود ہے اور جو بھی مریض اس مرض کا ہسپتال میں لایا جاتا ہے اس کو ویکسین مفت دی جاتی ہے۔

(ب) نیشنل ہیلتھ لیبارٹری اسلام آباد سے ویکسین ڈیمانڈ کے مطابق لی جاتی ہے جب کبھی لیبارٹری سے ویکسین کی سپلائی بند ہو ہسپتالوں میں ویکسین شارٹ ہو جاتی ہے۔

بی ایچ یوز میں حکیم و ہومیو ڈاکٹر کی تعیناتی اور کالجز کا قیام

*6021: جناب محمد اشرف خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت صوبہ کے ہر بی ایچ یو میں حکیم اور ہومیو ڈاکٹر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا حکومت صوبائی سطح پر ڈائریکٹوریٹ قائم کرنے کے لئے تیار ہے تاکہ صوبائی سطح پر ہومیو اور طب کی ترویج و ترقی کو فروغ دیا جا سکے اگر ہاں تو کیا اس بارے میں کالج قائم کرنے کا ارادہ ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صحت:

(الف) جی نہیں۔

(ب) صوبائی سطح پر ڈائریکٹریٹ آف ہیلتھ پر ہومیو اور طب کا شعبہ پہلے سے موجود ہے۔ کالج قائم کرنا ڈائریکٹریٹ کے اختیارات میں نہیں ہے۔

چلڈرن ہسپتال لاہور، ڈینٹل ایکسرے مشین کی مرمت

*6344: چوہدری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چلڈرن ہسپتال لاہور شعبہ ڈینٹل کی ایکسرے مشین عرصہ دراز سے خراب ہے جس کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ بالا ایکسرے مشین کو ٹھیک کروانے کے لئے تیار ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر صحت

(الف) درست نہ ہے کیونکہ مذکورہ مشین صحیح حالت میں کام کر رہی ہے۔

(ب) مذکورہ مشین ٹھیک کروانے کی ضرورت نہ ہے کیونکہ مشین بالکل ٹھیک کام کر رہی ہے۔

(وقفہ نماز عصر کے بعد 5 بج کر 7 منٹ پر جناب ڈپٹی سپیکر سردار شوکت حسین مزاری کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ Call Attention Notice take up کرتے ہیں۔ لالہ شکیل الرحمن صاحب!

سیٹلائیٹ ٹاؤن گوجرانوالہ دوران ڈکیتی مزاحمت پر اے ایس آئی کا قتل

لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 27۔ فروری 2007 کی ایک مؤقر اخبار کی خبر کے مطابق گوجرانوالہ سیٹلائیٹ ٹاؤن کے علاقہ میں باوردی ASI نصیر کو ڈاکوؤں نے مزاحمت پر اس کے بیٹے کے سامنے قتل کر دیا؟

(ب) اس واقعہ کا اندراج کس تھانہ میں ہوا؟

(ج) اگر اس واقعہ میں ملوث کسی ملزم کا سراغ لگا لیا گیا ہے تو اس کا نام اور پتا بتائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے کہ مورخہ 07-02-26 کو قریباً ساڑھے پانچ بجے صبح نصیر احمد ASI ہمراہ اپنے بیٹے عبدالنبی اور حقیقی بھائی محمد شفیق بہ سواری موٹر سائیکل اپنے گھر نگری احمد شاہ معافی والا سیالکوٹ روڈ سے پولیس لائن پریڈ میں شامل ہونے کے لئے جا رہا تھا۔ جب وہ سیالکوٹ روڈ پر بالمقابل گلہ برف والا کھوکھر کے قریب پہنچے تو دو کس نامعلوم اشخاص بہ سواری موٹر سائیکل آگے سے نکلے اور انھوں نے فائرنگ شروع کر دی۔ جس میں سے ایک فائر نصیر احمد ASI کے سامنے چھاتی پر لگا جس سے وہ زمین پر گر پڑا اور

مضروب حالت میں سول ہسپتال جاتے ہوئے راستے میں ہی جاں بحق ہو گیا۔ جس پر اس کے بیٹے عبدالنبی کی تحریری درخواست پر مقدمہ نمبر 192 مورخہ 26-2-2007 بجرم PPC 302/34 تھانہ سیٹلائیٹ ٹاؤن بر خلاف نامعلوم ملزمان درج ہوا۔

(ب) مقدمہ نمبر 192 مورخہ 26-02-07 بجرم 302/34 ت پ تھانہ سیٹلائیٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں درج ہوا۔

(ج) ابھی تک کسی ملزم کا سراغ نہ ملا ہے۔ مقدمہ ہذا کی تفتیش محمد اشفاق سب انسپکٹر، تھانہ سیٹلائیٹ ٹاؤن عمل میں لائی جا رہی ہے۔ نامعلوم ملزمان کو trace کرنے کے لئے مشتبہ افراد کو شامل تفتیش کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس میں دو تین گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ یہ Call Attention Notice ایک اخباری خبر کی بنیاد پر دیا گیا ہے۔ اس میں بنیادی بات یہ ہے کہ یہ ڈکیتی کی واردات نہیں تھی چونکہ مدعی جو مقتول کا بیٹا ہے اس نے جو ایف آئی آر درج کروائی ہے اس میں ڈکیتی کا یا ڈاکوؤں کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ بلکہ وہ موٹر سائیکل پر جا رہے تھے ان پر فائر کیا اور پھر مقتول ہسپتال جاتے ہوئے جاں بحق ہوا۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ یہ خبر بھی درست نہ ہے کہ مقتول باوردی تھا۔ وہ باوردی نہیں تھا بلکہ سویلین کپڑوں میں تھا۔ اس میں اور بھی بے شمار ایسی چیزیں ہیں۔۔۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! راجہ صاحب کی بات سنائی نہیں دے رہی لہذا استدعا ہے کہ ہاؤس کو in order کروا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا تھا کہ یہ Call Attention Notice ایک اخباری خبر کی بنیاد پر دیا گیا ہے کچھ حقائق ایسے ہیں جو Call Attention Notice کے مطابق نہ ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ ڈکیتی کی واردات نہیں تھی۔ دوسری بات یہ ہے کہ مقتول پولیس کی وردی میں ملبوس نہیں تھا بلکہ وہ سویلین کپڑوں میں تھا۔ تیسری بات یہ ہے کہ اس کیس کی ایف آئی آر کا مدعی مقتول کا بیٹا ہے اور ان کی تحریری درخواست پر ایف آئی آر درج ہوئی ہے۔ لہذا اس میں حقائق کو مسخ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب والا! میں اس میں آخری بات یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ چونکہ ابھی اس میں تفتیش ہو رہی ہے۔ ایس پی انوسٹی گیشن جو اس تفتیش کو overall supervise کر رہے ہیں ان کی طرف سے جو رپورٹ دی گئی ہے۔ چونکہ ایف آئی آر میں کسی کو نامزد نہیں کیا گیا تھا بلکہ نامعلوم افراد لکھے گئے تھے انھوں نے کچھ لوگوں کو شامل تفتیش کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت تک ہمیں جو شواہد ملے ہیں بہت جلد اصل ملزمان trace ہو جائیں گے اور پھر مقدمے کا چالان عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ڈکیتی اور سٹریٹ کرائم کے لحاظ سے گوجرانوالہ میں جرائم کی شرح پورے پنجاب میں سب سے زیادہ ہے۔ پولیس والے حتی الامکان کوشش کرتے ہیں کہ ڈکیتی کا مقدمہ درج نہ کیا جائے۔ اس کیس میں بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ اگر یہ ڈکیتی کا مقدمہ نہیں تھا تو کیا اس کے بیٹے نے کہا کہ میرے والد کا قتل دشمنی یا کسی اور angle پر ہوا ہے؟ یہ واردات ڈکیتی کے دوران ہوئی ہے اور ابھی تک ملزمان کا سراغ نہیں لگایا جا سکا۔ اگر کوئی ایسی adverse بات ہوتی تو اس میں پتا چل جاتا کہ اس میں اصل حقائق کیا تھے۔ آپ تفتیش کا معیار دیکھ لیں کہ کیا ہے؟ اس وقت تک تفتیش کہاں تک پہنچی ہے؟

جناب والا! ابھی تک کسی قسم کا کوئی سراغ نہیں لگایا گیا۔ اگر ڈکیتی نہیں تھی تو پھر یہ واردات کس زمرے میں ہوئی ہے؟ کیا پولیس کے پاس کوئی ایسے ثبوت آئے ہیں جن سے ثابت ہو سکے کہ یہ ڈکیتی کی واردات نہیں بلکہ اس وجہ سے قتل ہوا ہے۔ گوجرانوالہ میں ایسی بہت سی مثالیں ہیں کہ وہاں ڈکیتی کے مقدمے درج نہیں کئے جاتے بلکہ ان میں تاخیر کی جاتی ہے اور یہ کوشش کی جاتی ہے کہ پرچہ ہی درج نہ کیا جائے۔ مدعی کو کہا جاتا ہے کہ آپ کے ساتھ جو ڈکیتی ہوئی ہے اس کا مال برآمد کر لیں گے آپ پرچہ درج نہ کروائیں کیونکہ اس سے ہماری reputation پر فرق پڑتا ہے۔ میرے سامنے بھی اس طرح کے کئی کیسز آئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں معزز رکن سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ کوئی بھی بات کرنے سے پہلے اگر تھوڑا سا حقائق کو دیکھ لیں تو وہ زیادہ مناسب ہو گا۔ جو شخص ہلاک ہوا ہے وہ خود پولیس کا ملازم ہے۔ اس کی ایف آئی آر درج کروانے والا اس کا بیٹا ہے۔ جس بیٹے کا باپ قتل ہوا ہو اور پولیس کہے کہ ہماری بے عزتی ہوتی ہے اس لئے حقائق سے ہٹ کر ایف آئی آر درج کرائیں

تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی بیٹا اپنے باپ کے قتل کے سلسلے میں اس طرح نہیں کر سکتا بلکہ وہ ہمیشہ حقائق کے مطابق ہی ایف آئی آر درج کرواتا ہے۔ اگر ڈکیتی کی واردات ہوتی تو ہم ڈکیتی کا پرچہ کیوں درج نہ کرتے جبکہ وہ ہماری اپنی فورس کا ملازم ہے۔ پولیس اس کے قتل اور حقائق کو کیوں چھپائے گی؟

جناب سپیکر! جہاں تک مجموعی طور پر گوجرانوالہ میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال ہے میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ جناب نے لاء اینڈ آرڈر پر عام بحث کے لئے تاریخ مقرر کر دی ہے اس لئے اس دن بات کر لیں گے۔ میرے پاس تحریری درخواست موجود ہے جو مقتول کے بیٹے کی اپنی دستخط شدہ ہے اور اس نے ایف آئی آر درج کروائی ہے۔ انھوں نے جو تحریری درخواست دی اس کے مطابق ایف آئی آر درج کر دی گئی۔ اگر اس درخواست میں ڈکیتی کا ذکر کرتے تو ڈکیتی کا پرچہ دیا جاتا۔

میں آخری یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ it is too early ابھی اس کی تفتیش ہو رہی ہے۔ چونکہ فوری طور پر Call Attention Notice آ گیا ہے اگر میں یہاں کچھ بیان کروں گا تو وہ تفتیش پر effect ہوگا۔ جیسے آپ نے فرمایا کہ وہ باوردی تھا میں کہہ رہا ہوں کہ باوردی نہیں ہے اس لئے بے شمار ایسی چیزیں ہیں اگر وہ آشکار ہوں گی تو ultimately وہ ہماری تفتیش کو affect کریں گی اس لئے آپ سے استدعا ہے کہ ابھی اس مقدمے کی تفتیش ہو رہی ہے۔ ہم نے مشتبہ افراد کو شامل تفتیش کیا ہے اس کا نتیجہ سامنے آنے دیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ملزمان trace ہوں گے اور ان کا چالان بھی کیا جائے گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: لالہ صاحب! راجہ صاحب کی بات درست ہے۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کتنے ملزمان کو شامل تفتیش کیا گیا ہے، منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ اس میں ڈکیتی کا کیس نہیں ہے تو کیا اس ایف آئی آر میں قتل کی کوئی وجہ عناد بھی بیان کی گئی ہے؟ عام طور پر تھانے کا انچارج کہتا ہے کہ ڈکیتی کا ذکر نہ آئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لالہ صاحب! یہاں پر تو پولیس کا اپنا بندہ قتل ہوا ہے۔ پولیس والے تو اس کی ہمدردی کریں گے۔ وہ کیسے اس کے خلاف جائیں گے؟ راجہ صاحب نے ایک صحیح وضاحت پیش کی ہے اب آپ مطمئن ہو جائیں۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ بتادیا جائے کہ اب تک اس کیس میں کتنے افراد کو شامل تفتیش کیا گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ کوئی ملزم نامزد نہیں ہے اس لئے وہ اپنے طور پر تفتیش کر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: اس وقت تک چھ بندوں کو شامل تفتیش کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چھ بندوں کو شامل تفتیش کیا ہوا ہے۔This is disposed of اگلا Call Attention Notice No.849 ملک اصغر علی قیصر صاحب!

رجانہ منڈی (ٹوبہ ٹیک سنگھ) میں 9 سالہ بچے کا اغواء، زیادتی اور قتل

ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 2۔مارچ 2007 کی ایک مؤقر اخبار کی خبر کے مطابق رجانہ منڈی پیر محل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محمد آفاق 9 سالہ بچے کو اسی علاقہ کے رہائشی حجام محمد ساجد نے اپنے ساتھیوں سمیت اغواء کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ملزمان اس بچے سے اجتماعی زیادتی کرتے رہے اور پکڑے جانے کے خوف سے اس کا گلا گھونٹ کر موت کے گھاٹ اتار دیا اور نعش نہر میں پھینک دی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پوسٹ مارٹم میں اجتماعی زیادتی کی نشاندہی کی گئی ہے؟

(د) اب تک کن کن ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے ان کے نام و ولدیت بتائیں؟

(ہ) کتنے اور کون کون سے ملزمان ابھی تک مفرور ہیں ان کی گرفتاری کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے کہ قصبہ رجانہ ٹوبہ ٹیک سنگھ سے محمد آفاق 9 سالہ بچے کو قصبہ رجانہ کے رہائشی محمد ساجد نے اپنے نامعلوم ساتھیوں سمیت اغواء کیا۔ جس پر مدعی نصیر ولد عبدالوہاب قوم مغل سکنہ قصبہ رجانہ چچا مقتول محمد آفاق کی درخواست پر مقدمہ نمبر 13/2007 بجرم 364-A,302,377/34 ت پ تھانہ رجانہ بر خلاف ساجد ولد محمد

رمضان قوم حجام سکنہ نزد گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول رجانہ وایک کس نامعلوم رجسٹر ہوا۔

(ب) بمطابق پوسٹ مارٹم رپورٹ بچے سے زیادتی ہوئی ہے اور ملزمان نے پکڑے جانے کے خوف سے معتوی محمد آفاق کا گلہ گھونٹ کر مار دیا اور اس کی نعش نہر میں پھینک دی جو علاقہ تھانہ پیر محل سے برآمد ہوئی ہے۔

(ج) پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق محمد آفاق بچے سے زیادتی ہونا تحریر ہے تاہم شواہد برائے تجزیہ کیمیکل ایگزامینر لاہور بھجوائے گئے ہیں۔

(د) نامزد ایف آئی آر ملزم ساجد ولد محمد رمضان قوم حجام سکنہ نزد گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول رجانہ مالک حمام بالمقابل ذیشان سی این جی کمالیہ روڈ رجانہ زیر حراست پولیس ہے جس سے دیگر نامعلوم ملزم کو trace کرنے کے لئے مقامی پولیس تفتیش کر رہی ہے۔ نامزد ملزم ساجد سے تفتیش جاری ہے بقیہ ایک کس نامعلوم ملزم ابھی تک trace نہ ہوا ہے۔ جس کو trace کرنے کے لئے ایس ایچ او تھانہ رجانہ کو ہدایت کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! اس میں میری گزارش یہ ہے کہ مدعی نے صرف ایک نامعلوم ملزم کا ذکر کیا ہے لیکن ابھی چونکہ یہ مورخہ 2-مارچ 2007 کا وقوعہ ہے اور اس میں ہم تفتیش کر رہے ہیں۔ اصل ملزم ساجد گرفتار ہو چکا ہے اور پولیس اس سے تفتیش کر رہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس سے جو معلومات حاصل ہوں گی دوسرا جو نامعلوم ملزم ہے اس کو بھی گرفتار کر لیا جائے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد وہ بھی گرفتار ہو جائے گا۔ ایک ملزم کو already ہم گرفتار کر چکے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میڈیکل رپورٹ آنے پر بھی کافی شواہد سامنے آ جائیں گے کیونکہ اس وقت تک ملزم کے گھر سے جو recovery ہوئی ہے اس میں سے کچھ کپڑے ایک چادر جس پر blood stains کے نشانات موجود تھے ان کی میڈیکل رپورٹ کے لئے کیمیکل ایگزامینر کے پاس بھیجا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا رزلٹ بہت جلد آ جائے گا اور اس کے مطابق تفتیش کو آگے بڑھایا جائے گا۔ شکریہ

ملک اصغر علی قیصر: جناب والا! اس میں، میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ وہ جو دوسرے ملزمان ہیں ان کو پولیس تحفظ دے رہی ہے اور وہ وہیں کے رہنے والے ہیں ایک آدمی جو main ملزم ہے اگر وہ زیر حراست ہے، پولیس تو جنہوں نے جرم نہیں بھی کئے ہوتے ان کو بھی منوالیتی ہے اس لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ اس ملزم نے نہ بتایا ہو کہ نامعلوم ملزم کون ہے۔ صرف پولیس اس کو تحفظ

فراہم کر رہی ہے اس لئے میری وزیر قانون صاحب سے یہ گزارش ہے کہ وہ دوسرے ملزموں کے بارے میں بھی بتادیں کیونکہ جو نتائج آئے ہیں وہ اجتماعی زیادتی کے ہیں اس لئے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دوسرے ملزمان کب تک گرفتار کر لئے جائیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں عرض یہ کرنا چاہوں گا کہ اگر فرض کریں اور پہلی بات تو یہ ہے کہ مدعی فریق کے مطابق ایک ہی نامعلوم ملزم ہے لیکن اگر اس وقت on the floor of the House میں ان ملزمان کے نام بتادوں تو پھر ان کی گرفتاری اور مشکل ہو جائے گی کیونکہ ان کو پتا چل جائے گا کہ ہم ہی ملزمان ہیں۔ ہمیں تفتیش کرنے دیں اصل ملزم گرفتار ہو چکا ہے جن لوگوں کے وہ نام بتائے گا ان کو گرفتار کر لیا جائے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد وہ بھی گرفتار ہو جائیں گے۔ قطعی طور پر پولیس کسی کو تحفظ فراہم نہیں کر رہی لیکن میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ ابھی ہم نے ملزمان کو گرفتار کرنا ہے۔ اگر اس وقت میں ان کے نام بتا دوں کہ فلاں فلاں ملزمان ہیں اور ابھی وہ گرفتار نہیں ہوئے تو پھر ان کی گرفتاری ناممکن ہو جائے گی اس لئے تفتیش کے وسیع تر مفاد میں، میں معزز رکن سے گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ملزمان کے نام نہ ہی پوچھے جائیں تو بہتر ہو گا اور مناسب رہے گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! آج چونکہ Health Day تھا اور میں نے چودھری صاحب سے بھی ایک انتہائی اہم معاملے کا ذکر کیا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کی توجہ بھی مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ جب کسی بھی شہر میں کوئی عورت قتل ہوتی ہے تو اس کا وہاں پر پوسٹ مارٹم کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ اس لئے کہ سپریم کورٹ نے بدقسمتی سے ایک رولنگ دے دی تھی کہ اگر کوئی عورت قتل ہو جائے تو اس کا پوسٹ مارٹم لیڈی ڈاکٹر ہی کر سکتی ہے کوئی مرد ڈاکٹر پوسٹ مارٹم نہیں کر سکتا۔ اس کا یہ اثر ہوا ہے کہ بہاولپور میں پچھلے دنوں ایک عورت کا قتل ہو گیا دس دن اس کی dead body مختلف شہروں میں گھومتی رہی کوئی لیڈی ڈاکٹر اس کا پوسٹ مارٹم کرنے کے لئے تیار ہی نہیں تھی۔ بلکہ میں تو یہ بھی آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ بعض جگہوں پر جہاں پر لیڈی ڈاکٹر موجود بھی ہیں وہ اس لئے پوسٹ مارٹم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتیں کہ بعد میں ان کو عدالتوں میں جانا پڑتا ہے۔ وکیلوں کی جرح سے گزرنا پڑتا ہے اس لئے وہ اس سے احتراز کرتی ہیں۔ پورے پنجاب میں یہی حالت ہے۔

جناب سپیکر! سیالکوٹ میں جو کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہے وہاں پر صرف دو لیڈی ڈاکٹرز ہیں۔ جب کوئی وہاں پر murder case آتا ہے تو وہ بھاگ جاتی ہیں یعنی وہ وہاں پر پوسٹ مارٹم نہیں کرتیں اس لئے میں آپ کی وساطت سے وزیر صحت سے یہ درخواست کروں گا کہ حکومت اس سلسلے میں محکمہ قانون اور ہوم ڈیپارٹمنٹ سے مل کر کوئی لائحہ عمل تیار کرے اور کوئی قانون سازی کرے تاکہ یہ مسئلہ احسن طریقے سے حل ہو سکے۔

جناب سپیکر! آپ نے بھی اخبارات میں پڑھا ہو گا کہ پورے دس دن مختلف شہروں میں وہ dead body صرف پوسٹ مارٹم کے لئے گھومتی رہی۔ کوئی لیڈی ڈاکٹر ان کو وہاں پر میسر نہ آئی اور پھر اس کے بعد پتا نہیں کسی دوسرے ڈسٹرکٹ سے انہوں نے لیڈی ڈاکٹر کو وہاں پر بلوا کر اس کا پوسٹ مارٹم کروایا۔

جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان، حکومت اور وزیر صحت سے یہ گزارش ہے کہ اس سلسلے میں سپریم کورٹ جو بعض دفعہ پتا نہیں وہ کس رو میں بیٹھی ہوتی ہے اور کس انداز میں وہ رولنگ پاس کر دیتی ہے اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ اس سلسلے میں یہ کوئی قانون سازی کریں یا سپریم کورٹ میں ہی یہ کوئی revision داخل کر دیں یا کوئی آرڈیننس جاری کر دیں۔ میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کروں گا کہ حکومت اس سلسلے میں کوئی جواب دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر صحت: جناب سپیکر! جس مسئلے کا میرے فاضل دوست نے ذکر کیا ہے یہ بات واقعی درست ہے اور یہ ایک مسئلہ موجود ہے۔ ایک تو لیڈی ڈاکٹر پوسٹ مارٹم کرنے سے گریزاں اور shy محسوس کرتی ہیں۔ دوسرا سپریم کورٹ کی رولنگ آ گئی ہے تو یہ بڑا حساس مسئلہ ہے اس لئے میں on the floor of the House کوئی غلط commitment تو نہیں کر سکتا لیکن ان کی بات درست ہے اور یہ اس وقت problem ہے اور یہ بات میرے نوٹس میں بھی ہے۔ میں اور وزیر قانون راجہ بشارت صاحب اور محکمہ داخلہ تینوں بیٹھ کر اس کے اوپر کوئی proposal بناتے ہیں اور اگر اس پر کوئی revision کرنی پڑتی ہے تو ہم سپریم کورٹ میں جائیں گے۔ جو بھی اس کا legal حل within the purview of the law ہوگا اس کے اوپر میں پوری طرح سے عمل کروانے کی کوشش کروں گا۔

MR DEUTY SPEAKER: In my, view revision is the best.

وزیر صحت: جی، ہاں۔ Revision is the best way out.

جناب ڈپٹی سپیکر: یہی بہتر ہوگا۔

وزیر صحت: ٹھیک ہے۔ جناب آپ بالکل درست فرما رہے ہیں۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ Let the Supreme Court decide. اب ہم تحاریک استحقاق شروع کرتے ہیں اور پہلی تحریک استحقاق محترمہ ثمینہ نوید کی ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے اس تحریک استحقاق کو withdraw کر لیا ہے۔ میرا ان کے ساتھ compromise ہو گیا ہے مزید اس کو pursue نہیں کرنا چاہتی۔ بہت بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جیسا کہ معزز رکن نے اپنی تحریک استحقاق withdraw کر لی ہے اس لئے اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق شیخ تنویر احمد صاحب کی ہے اور یہ تحریک move ہو چکی ہے اور ان کی درخواست آ گئی ہے کہ اسے 7-مارچ تک مؤخر کیا جائے۔ اگلی تحریک استحقاق چودھری تسنیم ناصر صاحب کی ہے۔

پرنسپل گورنمنٹ ہائی سکول جادہ (جہلم) اور ای ڈی او (ایجوکیشن) کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ

چودھری تسنیم ناصر: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں مورخہ 15-جنوری 2007 کو عوامی مفاد عامہ کے حوالے سے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جادہ ضلع جہلم کی پرنسپل مسسز سعید عزیز کے پاس ان کو ملنے کے لئے گیا۔ میں نے اس کو ایک درخواست وزیر تعلیم سے recommended پیش کی اور وہ ایک درجہ چہارم کی ایک لیڈی سے متعلقہ تھی جس نے اپنی سولہ سالہ سروس میں کوئی چھٹی نہیں لی اور اس کے پاس میڈیکل سرٹیفکیٹ بھی تھا۔ پرنسپل صاحبہ نے جب وہ درخواست پڑھی تو وہ سیخ پا ہو

گئیں اور بولیں کہ میں کسی وزیر کی سفارش کو نہیں جانتی اور نہ مانتی ہوں اور نہ ہی میں کسی وزیر کے ماتحت ہوں۔ میں کسی وزیر کو کچھ نہیں سمجھتی کہ بلا وجہ پریشر قبول کروں۔ میں اس کی recommendation نہیں کرتی۔اس پر مجھے دفتر سے چلے جانے کا بھی کہا گیا پھر میں اس کام کے سلسلہ میں EDO تعلیم مختار احمد نوازورک صاحب کے پاس گیا۔ان کو تمام صورتحال سے آگاہ کیا کہ پرنسپل صاحبہ کس طرح میرے ساتھ بدتمیزی سے پیش آئیں۔بجائے اس کے EDO صاحب پرنسپل صاحبہ کی خبر گیری کرتے الٹا مجھے کہنے لگے کہ ہم کسی ایم پی اے کا پریشر قبول نہیں کرتے اور تمام کام اپنی مرضی سے کرتے ہیں۔آپ جیسے کئی ایم پی ایز منہ اٹھائے چلے آتے ہیں۔ پرنسپل صاحبہ اور ای ڈی او کے اس رویہ سے میرا اور اس ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔لہذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب والا! چونکہ یہ ۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب والا! یہ تحریک استحقاق چونکہ آج ہی پیش ہوئی ہے آج ہی پڑھی گئی ہے اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ محکمے سے رپورٹ لینے کے لئے اسے مناسب وقت تک کے لئے pending کیا جائے۔

آوازیں: منظور کریں۔

چودھری تسنیم ناصر: جناب والا! اس کو مؤخر نہ کیا جائے۔ یہ ایک respect کی بات ہے۔ایک وزیر اور ایک ایم پی اے کے ساتھ اس طرح ہو رہا ہے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اس تحریک استحقاق کو منظور کرتے ہوئے استحقاق کمیٹی کے پاس بھیجا جائے۔

آوازیں: منظور کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب والا! جو آپ کا مناسب حکم ہوگا اس کے مطابق کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیں۔ In view of the request made by the honourable Member اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کو take up کرتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ تحاریک التوائے کار پر کارروائی کا آغاز کریں میں اراکین کی توجہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 83(e) کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں جس میں تحریر ہے کہ ایسی تحاریک التوائے کار جن پر بحث کے لئے پہلے سے تاریخ مقرر کی جا چکی ہو وہ اسمبلی میں پیش نہ کی جا سکتی ہیں چونکہ امن عامہ پر بحث کے لئے مورخہ 14 اور 15۔مارچ 2007 کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے۔ لہذا مندرجہ ذیل تحاریک التوائے کار ایوان میں پیش نہیں ہوں گی۔ تحریک التوائے کار نمبر 940/06 حاجی محمد اعجاز، ملک اصغر علی قیصر، رانا آفتاب احمد خان 942/06 چودھری زاہد پرویز، لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ) 943/06 لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، چودھری زاہد پرویز 944/06 سید احسان اللہ وقاص 948/06 ملک اصغر علی قیصر، حاجی محمد اعجاز، رانا آفتاب احمد خان 960/06 سید احسان اللہ وقاص 961/06 سید احسان اللہ وقاص۔962/06 سید احسان اللہ وقاص 965/06 لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، چودھری زاہد پرویز 971/06 لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، چودھری زاہد پرویز 977/06 محترمہ زیب النساء قریشی 978/06 لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، چودھری زاہد پرویز 979/06 ملک اصغر علی قیصر، حاجی محمد اعجاز 982/06 سید احسان اللہ وقاص 983/06 شیخ اعجاز احمد 988/06 جناب ارشد محمود بگو 990/06 چودھری اعجاز احمد سماں 992/06 شیخ اعجاز احمد 999/06 رانا آفتاب احمد خان، حاجی محمد اعجاز، شیخ اعجاز احمد 1000/06 لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، چودھری زاہد پرویز 1004/06 شیخ اعجاز احمد 1006/06 ملک اصغر علی قیصر، رانا آفتاب احمد خان، حاجی محمد اعجاز 1007/06 محترمہ خالدہ منصور 1020/06 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری 7/05 ملک اصغر علی قیصر، رانا آفتاب احمد خان 7/07 چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سمیع اللہ خان، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری 8/07 جناب ارشد محمود بگو 10/07 حاجی محمد اعجاز، ملک اصغر علی قیصر، رانا آفتاب احمد خان 15/07 لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، چودھری زاہد پرویز 19/07

حاجی محمد اعجاز، ملک اصغر علی قیصر، رانا آفتاب احمد خان 20/07 لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، چودھری زاہد پرویز 21/07 ملک محمد اقبال چنڑ 23/07 جناب ارشد محمود بگو 27/07 سید حسن مرتضیٰ، چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سمیع اللہ خان 30/07 محترمہ خالدہ منصور 48/07 رانا آفتاب احمد خان 50/07 محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ) 52/07 سید احسان اللہ وقاص 53/07 رانا آفتاب احمد خان 56/07 لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، چودھری زاہد پرویز 62/07 جناب ارشد محمود بگو 64/07 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری 65/07 رانا ثناء اللہ خان 67/07 شیخ اعجاز احمد 70/07 شیخ اعجاز احمد 74/07 جناب ارشد محمود بگو 78/07 لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ) 82/07 شیخ اعجاز احمد 84/07 شیخ اعجاز احمد 86/07 محترمہ طاہرہ منیر 87/07 محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ)، محترمہ نور النساء ملک 88/07 محترمہ نور النساء ملک 92/07 محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ) 94/07 محترمہ نور النساء ملک 95/07 محترمہ نور النساء ملک، محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ) 96/07 محترمہ نور النساء ملک، محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ) 98/07 شیخ اعجاز احمد، رانا آفتاب احمد خان، محترمہ خالدہ منصور ٹوٹل 57 تحاریک التوائے کار take up نہیں کی جاتیں۔

اب 924/06 لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، چودھری زاہد پرویز!

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ پڑھی جا چکی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ move ہو چکی ہے. and it is pending till today.

تحصیل نوشہرہ ورکاں میں ٹی ایچ کیو ہسپتال کی عدم تعمیر کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

(---جاری)

وزیر صحت: جناب سپیکر! میرے فاضل دوست لالہ شکیل الرحمٰن صاحب نے اس تحریک میں نوشہرہ ورکاں کے تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کی بات کی ہے اور یہ درست ہے کہ نوشہرہ ورکاں میں تحصیل ہیڈکوارٹر کی بلڈنگ 2006 میں تعمیر ہو چکی ہے جس پر مبلغ 8.628 ملین روپے لاگت آئی ہے اور سال 2007 میں مبلغ 4.325 ملین روپے کی رقم برائے مشینری و instrument الاٹ کی گئی ہے۔ مشینری و instrument کی خریداری کا عمل جاری ہے جو کہ جون 2007 تک مکمل ہو جائے گا۔ ایس این ای برائے سٹاف محکمہ صحت نے محکمہ خزانہ کو منظوری کے لئے بھجوا دیا ہے جو نہی

پوسٹوں کی منظوری آئے گی بھرتی کا عمل بروئے کار لایا جائے گا اور بھرتی کا عمل مکمل ہوتے ہی تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال نوشہرہ ورکاں کے طور پر کام شروع کر دے گا۔ اس وقت اس ہسپتال کی یہ صورتحال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لالہ شکیل الرحمٰن صاحب!

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ بھرتی کا عمل کب تک مکمل ہو جائے گا اور یہ ہسپتال کب تک کام شروع کر دے گا، اندازاً کوئی وقت بتا دیں۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! میرے پاس باقاعدہ تاریخیں موجود ہیں۔ آپ کو پتا ہے ایس این ای کس طرح create ہوتی ہے اس میں محکمہ خزانہ بھی involve ہوتا ہے اور سارے محکموں سے clear ہو کر آتی ہے تو پھر ہم اس میں عمل شروع کرتے ہیں۔ 16-جون 2006 کو محکمہ صحت نے کیس بھجوا دیا تھا اور مورخہ 28-اگست 2006 کو کیس حوالہ محکمہ خزانہ ہو چکا ہے اور محکمہ خزانہ نے کچھ اعتراضات لگائے تھے انہیں دور کرنے کے بعد ہم نے 2-مارچ 2007 کو دوبارہ منظوری کے لئے انہیں بھیج دیا ہے انشاء اللہ جونہی وہاں سے clear ہو کر آتا ہے ہم اس کو کر دیں گے۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ process کب تک مکمل ہو جائے گا۔ یہ جون 2006 میں initiate کیا گیا ہے لیکن یہ بھرتی کا عمل کب تک مکمل ہو جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں After the clearance of Finance Minister ہی یہ ہو گا۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہی پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ اس کے لئے کتنا عرصہ درکار ہو گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: لامحالہ، .It will take some time

وزیر صحت: جناب سپیکر! اس کو expedite کرواتے ہیں، بہت جلد کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس میں تاریخ دینا تو مناسب نہیں ہو گا؟

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! تاریخ تو میں بھی نہیں پوچھ رہا۔ 6 ماہ، سال، دو سال، کب تک یہ ہو جائے گا؟

وزیر صحت: اس کو expedite کرواتے ہیں، جلدی کرواتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی تحریک 930/06 شیخ اعجاز احمد صاحب!

محکمہ تعلیم میں ریٹائر ہونے والے وائس چانسلرز،
پرنسپلز کے کنٹریکٹ میں مزید توسیع سے پروفیسروں
اور لیکچرارز کی ترقی کے دروازے بند ہونے کا خدشہ

شیخ اعجاز احمد: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں بے روزگاری کی عفریت نے ہر ایک کو پریشان کر رکھا ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ محکمہ تعلیم کے اعلیٰ حکام نے صوبہ پنجاب کی 4 بڑی یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز، 2 کالجز کے پرنسپلز سمیت سینکڑوں ریٹائرڈ ہونے والے پروفیسروں کے کنٹریکٹ میں مزید توسیع کر دی ہے۔ حکومت کے اس اقدام سے نہ صرف بے روزگار پوسٹ گریجویٹس لیکچرارز پر ملازمت کے دروازے بند ہو گئے ہیں بلکہ پہلے سے سروس کرنے والے پروفیسروں کی سنیارٹی اور ترقی بھی متاثر ہو رہی ہے جس کی وجہ سے ان میں گہری تشویش اور اضطراب کی لہر پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

سردار امجد حمید خان دستی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، دستی صاحب! آپ بات کریں۔

SARDAR AMJID HAMEED KHAN DASTI: Mr. Speaker! My painful duty to talk about a very painful occurrence and more painful than the delivery pains. (Laughter) The painful incident

یہ ہے۔

جناب سپیکر! یہ افسوسناک واقعہ اس طرح سے ہے کہ میں نے ایجوکیشن منسٹر کو ایک فرسٹ کلاس گریجویٹ کی درخواست دی کہ آپ انہیں نوکری دے دیں۔ انہوں نے ای ڈی او (لیہ) کو لکھ دیا، ای ڈی او کے پاس بندہ گیا تو اس نے کہا میں گورنمنٹ کے ماتحت نہیں ہوں، میں ناظم

کے ماتحت ہوں۔ میں منسٹر کی بات نہیں مانتا، ناظم کہے گا تو میں مانوں گا تو اس کے بعد میں نے لیہ کے ناظم غلام حیدر تھند سے بات کی، وہ کہنے لگا یہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔آپ جی ایم سکندر صاحب سے بات کریں۔ میں نے کہا کہ ای ڈی او تو کہتا ہے کہ میں گورنمنٹ کو مانتا نہیں اور جی ایم سکندر تو گورنمنٹ کا نمائندہ ہے۔ اگر وہ لکھے گا تو ای ڈی او اس کی بات بھی نہیں مانے گا۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اگر یہ منسٹر اس قدر کمزور ہیں، اس قدر بے اختیار ہیں تو ان کے لئے بہتر ہے کہ یہ استعفیٰ دے دیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ بڑی شرم کی بات ہے کہ وزیر آرڈر کرے اور ای ڈی او کہے کہ میں گورنمنٹ کے ماتحت نہیں، میں ناظم کے ماتحت ہوں۔ ناظم کہتا ہے کہ یہ جی ایم سکندر کرے گا مگر ہم کہاں جائیں۔

جناب سپیکر! جو کہتا ہے کہ میں گورنمنٹ کو نہیں مانتا کیوں نہیں مانتا؟

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! امجد حمید دستی صاحب نے جو بات کی ہے آپ اس کا گورنمنٹ سے جواب لیں کہ یہ اتنی معمولی بات نہیں کہ اس کو سن کر بالکل گزار دیا جائے۔ بات یہ ہے کہ یہ جو بلدیاتی نظام ہے، یہ جو فرد واحد کی حکمرانی کو قائم کرنے کے لئے نافذ کیا گیا تھا اس نے بلدیاتی اداروں کا بیڑہ غرق کر دیا ہے اب اس بلدیاتی نظام کو قابو میں رکھنے کے لئے انھوں نے بلدیاتی الیکشن سے پہلے جو73۔ ترامیم کی ہیں اس کے تحت ڈسٹرکٹ ناظم کی حیثیت اس peon سے بھی کم ہے جو وزیراعلیٰ کے دفتر کے باہر کھڑا ہے۔ وزیراعلیٰ تو اپنے آفس کے باہر کھڑے peon کو ہٹانے کے لئے کسی ضابطے کا پابند ہے لیکن وہ جب چاہے جس وقت چاہے ضلع ناظم کو suspend کر سکتا ہے تین ماہ کی انکوائری رپورٹ کے بعد چاہے تو اس کو گھر بھیج دے چاہے اس کو آفس بھیج دے اور چاہے اس کو جیل بھیج دے۔

جناب سپیکر! اب جو جی ایم سکندر صاحب ہیں۔ حالت یہ ہے اور ٹریژری بنچز سے بھی یہ بات آئی ہے کہ چپڑاسیوں، بیلداروں اور جمعداروں کے تبادلوں کے لئے این او سی، جی ایم سکندر کو جاری کرنا پڑتا ہے۔ وہاں پر حالت یہ ہے کہ کوئی آدمی اگر یہ درخواست دے کہ مجھے یہ اسمبلی چیمبر الاٹ کر دیا جائے تو ڈائریکٹو جاری ہو جاتا ہے۔ وہ ڈائریکٹو دفاتر میں اس طرح رلتے ہیں کہ ان کو رپوٹار پاٹی کئی کئی مہینے جاری رہتی ہے۔اس فرد واحد کی حکمرانی کو اس ملک میں مسلط کرنے کے لئے ان حکمرانوں نے اپنے صرف چیف منسٹر بننے اور اپنے مفادات کا تحفظ کرنے کے لئے اس ملک اور

اس کے اداروں کا بیڑہ غرق کر دیا ہے اور اس پورے صوبے کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔ اب کسی چپڑاسی یا کسی ٹیچر کا تبادلہ کروانا ہے تو اس کے لئے چیف منسٹر صاحب کا ڈائریکٹو چاہئے۔ اب حالت یہ دیکھ لیں کہ ایک ایم پی اے صاحب جو کہ ٹریژری بنچز سے ہیں وہ ہمارے بزرگ ہیں وہ کہہ رہے ہیں ڈسٹرکٹ ناظم کیا کہہ رہا ہے اور اس سے پہلے وزیر تعلیم کی کیا حالت ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلے پر بھی جس طرح آپ کے چیمبر میں بات ہوئی تھی اور وزیر قانون نے agree کیا تھا کہ امن وامان پر بحث رکھ لیتے ہیں اور اس کو ایجنڈے کے آخر میں لے گئے ہیں یعنی 16 کو اجلاس ختم کر رہے ہیں اور اس کو 15 / 14 تاریخ پر لے گئے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ساٹھ سالوں میں اچھے برے حکمران رہے ہیں لیکن اس وقت اس صوبے اور اس ملک پر جو حکمران مسلط ہیں یہ پاکستان کی تاریخ میں بد ترین حکمران ہیں۔ اس مسئلے پر بحث کے لئے ایک دن مقرر کریں تاکہ جو یہ کر رہے ہیں ہم ان کو بتائیں کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جب لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو گی تو اس پر بھی ہو جائے گی۔

رانا ثناء اللہ خان: اس کا لاء اینڈ آرڈر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دستی صاحب نے جو بات کی ہے یہ محکمہ تعلیم سے متعلقہ ہے ابھی تحریک التواء پیش ہو رہی تھی تو میں نے سمجھا کہ یہ اس سے متعلقہ ہے۔ بہر حال وہ بزرگ ہیں اور بزرگ ہونے کی حیثیت سے میں نے ان کو floor دیا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں صرف اتنی بات کرتا ہوں کہ یہ جو بین لگا ہوا ہے یہ کلاس ون سے لے کر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بات اس وقت ہوتی جب وزیر تعلیم موجود ہوتے اور وہ اس کا جواب دیتے۔

سردار امجد حمید خان دستی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دستی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ آپ پہلے وزیر تعلیم کے پاس جاتے وہ آپ کو اس کا جواب دیتے۔ اگر بات نہ بنتی تو پھر اس کو یہاں لے آتے۔ اب میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کہوں گا کہ وہ تحریک التوائے کار کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! یہ جو تحریک پیش کی گئی ہے اس میں اصل بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب میں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں وائس چانسلرز، پروفیسرز یا پرنسپلز کی تقرری کنٹریکٹ کی بنیاد پر کی جاتی ہے جس کی وجہ سے بے روزگاری یا جو سروس میں ہوتے ہیں ان کو سنیارٹی کے لحاظ سے ان کے حقوق کی حق تلفی ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں میں عرض کروں گا کہ وائس چانسلر صاحب کی پوسٹ پہلے مشتہر کی جاتی ہے، پھر کمیٹی کی سفارشات پر گورنمنٹ پنجاب کی منظوری سے یہ تعیناتی کی جاتی ہے نیز بہترین کارکردگی کے حامل وائس چانسلرز کی مدت ملازمت میں گورنر اور چانسلر صاحب کی منظوری سے توسیع کی جاتی ہے۔ پنجاب میں اس وقت 12 یونیورسٹیاں ہیں جن میں سے صرف دو یونیورسٹیاں پنجاب یونیورسٹی لاہور اور یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کے وائس چانسلرز کو ایکسٹینشن دی گئی ہے۔ صرف دو وائس چانسلرز کو ایکسٹینشن دی گئی ہے اس کے علاوہ پنجاب میں جتنے بھی کالجز ہیں ان میں سے صرف 14 پروفیسر یا پرنسپلز ہیں جن کی ایکسٹینشن ہوئی ہے ان کی ایکسٹینشن بھی صرف اور صرف تعلیمی خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور عوام کی ویلفیئر کے لئے طلباء کو بہتر تعلیم دینے کے لئے ان کی سابق کارکردگی کی بنیاد پر ان کو ایکسٹینشن دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ جو کہا گیا ہے کہ ہزاروں سینکڑوں کی تعداد میں ایکسٹینشن دی جاتی ہے ایسا بالکل نہیں ہے۔ صرف اور صرف لوگوں کی قابلیت کی بنیاد پر ادارے کی ضرورت کی بنیاد پر اور بچوں کو بہتر تعلیم دینے کی بنیاد پر یہ ایکسٹینشن دی جاتی ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس ایوان کے کسٹوڈین ہیں اور امجد حمید دستی صاحب ہمارے بڑے پرانے ممبر ہیں اور ماشاء اللہ ساتویں دفعہ آئے ہیں۔ آپ کے بھی ہمسائے ہیں اور ہمارے بھی ہمسائے ہیں اور 1970 سے اس اسمبلی کی زینت رہے ہیں۔ میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ ان کے مسئلہ کو unnoticed نہ جانے دیں۔ میری درخواست ہے کہ آپ اس معاملے کو اپنی ذمہ داری میں لیں اور متعلقہ آفیسر کو یہ بتائیں کہ وہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ وہ حکومت کے ماتحت نہیں ہے جبکہ وہ اس گورنمنٹ کی تنخواہ لے رہا ہے اس لئے میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ اگر آپ کی رولنگ آ جائے گی تو یہ ایک precedent بن جائے گا۔ جب بھی کوئی معزز رکن کسی آفیسر کے پاس جائے گا تو وہ یہ precedent بنائے گا۔ میری درخواست ہے کہ

آپ اس معاملے کو take up کریں چاہے اس کو اپنے چیمبر میں لے جائیں یا متعلقہ وزیر سے کہیں کہ اس معاملہ کا صحیح طریقے سے حل نکالیں اور اس آفیسر کو کم از کم realize کرائیں کہ وہ گورنمنٹ کو جوابدہ ہے اور گورنمنٹ کے ماتحت ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! دستی صاحب میرے لئے قابل احترام ہیں۔ آپ بھی میرے لئے قابل احترام ہیں انھوں نے جو بات کی میں نے اس کو unnoticed نہیں لیا۔ میں نے صرف یہ گزارش کی ہے کہ یہ بات یہاں لانے سے پہلے جس منسٹر صاحب نے حکم دیا تھا کہ ان کو appoint کیا جائے کیونکہ وزیر صاحب یہاں پر موجود نہیں ہیں۔ ان کا فرض تھا کہ یہ پہلے ان سے رابطہ کرتے اگر وہ ان کو مطمئن نہ کرتے تو پھر وہ یہاں ہاؤس میں raise کرتے لیکن پھر بھی جب منسٹر صاحب واپس آئیں گے کیونکہ وہ باہر گئے ہوئے ہیں تو میں ان کے نوٹس میں لاؤں گا اور جو کچھ بھی ہو گا اس کی کوشش کریں گے۔ I am not taking any other notice (قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہاں پر بڑا سیدھا سا مسئلہ تھا جو سردار امجد حمید دستی صاحب نے پیش کیا۔ پہلے میں اس پر بات کروں گا کہ قطعی طور پر میں یہ نہیں کہتا کہ دستی صاحب کو درست معلومات نہیں ہیں لیکن چونکہ دستی صاحب کا جو بندہ درخواست لے کر ای ڈی او کے پاس گیا تھا اس نے واپس آ کر بتایا کہ ای ڈی او ایجوکیشن نے مجھے یہ کہا ہے۔ میں آپ سے صرف اتنی استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی افسر ہو اس میں اتنی جرأت نہیں ہو سکتی کہ وہ خدانخواستہ گورنمنٹ کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کرے اس لئے میں آپ اور معزز ایوان کو بھی یہ یقین دلاتا ہوں کہ سیکرٹری ایجوکیشن کو آج ہی ہم کہیں گے اور کل وہ اس کا نوٹس لیں گے اور پرسوں سیکرٹری ایجوکیشن خود آ کر آپ کو بتائے گا کہ اس افسر کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے، یہ میری ذمہ داری ہے۔۔۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! چونکہ یہ مسئلہ ہاؤس میں آ چکا ہے لہذا چیمبر میں جا کر سپیکر کو بتانا میں سمجھتا ہوں کہ یہ درست نہیں ہے۔ ملتان ہائی کورٹ نے پچھلے دنوں یہ رولنگ دی ہے کہ وزیر اعلیٰ ہاؤس سے جتنے ڈائریکٹوز جاری ہوتے ہیں یہ بند کریں اور اس پر انہوں نے اب یہ کیا ہے کہ

آج تمام departments پر ban ہے اور کوئی ٹرانسفر نہیں ہو سکتی۔ میں آج بھی اس ہاؤس میں یہ ثبوت پیش کر سکتا ہوں کہ کل بھی انہوں نے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سیالکوٹ میں کلیریکل آفیسر ڈپٹی ایجوکیشن وومن کو ہٹا کر اس کی پوسٹنگ کر کے وہاں بھیجا ہے حالانکہ آج اس پر ban ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر یہ معاملہ ہاؤس میں آگیا ہے تو اس کو ہاؤس میں ہی discuss کرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس ہی کی بات ہو رہی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! اس میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ میری بات سنیں۔ بات یہ ہے کہ جب لاء منسٹر صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے تو He is giving assurance on behalf of the House حالانکہ میں نے تو کہا تھا کہ ایجوکیشن منسٹر کا انتظار کریں لیکن شاہ صاحب اور دستی صاحب کی request پر ہاؤس میں یہ بات آئی ہے تو لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ میں یقین دلاتا ہوں کہ اس پر ایکشن ہوگا، اس کی probe ہوگی اور اس کے بعد جو بھی معلومات ہوں گی وہ آپ کو بتائیں گے۔
That is in fovour of the House and in the honourable member. Don't twist it to some other place.

اس لئے جو بھی انہوں نے کہا ہے وہ صحیح کہا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں اسی حوالے سے گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میرا مقصد یہ تھا کہ چونکہ ہم آپ کو رپورٹ کریں گے اور اگر آپ مناسب سمجھیں گے تو پورے ہاؤس کو بتائیں اور یہ آپ کی صوابدید پر ہے چونکہ آپ Custodian of the House ہیں تو آپ فیصلہ فرمائیں کہ آپ نے کیا کرنا ہے۔

دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک ای ڈی او کی بات لے کر پوری حکومت کی کارکردگی کو زیر بحث لے آنا اور کہنا کہ اس صوبے کی تاریخ کی بدترین حکومت ہے تو میں اس میں صرف اتنا ہی عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ ہمارا سال الیکشن کا سال ہے اور اس الیکشن سال کے اختتام پر جب ہم نے الیکشن میں جانا ہے تو ہم نے اپنی کارکردگی کی بنیاد پر جانا ہے۔ انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ کارکردگی کی بنیاد پر جائیں گے تو جو ہم نے گزشتہ پانچ سال میں کیا ہوگا اسی کو بنیاد بنا کر ہم الیکشن لڑیں گے۔ میں اس معزز ایوان میں انتہائی وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ حکومت انشاء اللہ تعالیٰ اس صوبے کی تاریخ کی بہترین حکومت قرار دی جائے گی۔

جناب سپیکر! بات پھر بہت دور نکل جائے گی کہ جس گورنمنٹ پر یہ بات کرتے ہیں کہ گورنمنٹ نے یہ کیا، وہ کیا میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے لوگوں کو صرف ایک بات بتانی ہے کہ حکومت وہی ہے، ادارے وہی ہیں، وسائل وہی ہیں صرف حکومت کرنے والوں کی نیت میں فرق ہے۔ آج نیت خدمت کی ہے اور ماضی میں نیت خزانے کو لوٹنے کی تھی اور میرے بھائیو! آج بھی ہم قوم سے یہ مطالبہ کرتے ہیں اور یہ دکھائیں گے کہ جو لوگ باہر بیٹھے ہوئے ہیں وہ آج چودھری پرویز الٰہی کی حکومت میں، شوکت عزیز صاحب اور جنرل پرویز مشرف کی حکومت میں جو پیسا لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لئے لگ رہا ہے وہ ماضی میں باہر جاتا رہا ہے جس کی بنیاد پر آج باہر بیٹھ کر سیاست ہو رہی ہے۔ وہ پیسا ہمارا تھا، عوام کا پیسا تھا لیکن آج پیسا عوام پر خرچ ہو رہا ہے اور کل وہ پیسا باہر گیا اور پانچ سال سے ایک محترمہ باہر بیٹھ کر اسی پیسے سے سیاست کر رہی ہیں، باہر فیکٹریاں اسی پیسے سے لگائی جا رہی ہیں پھر میں سمجھتا ہوں کہ عوام فیصلہ کرے گی کہ فیصلہ کیا ہوتا ہے۔ اگر اس پر آپ نے بحث رکھنی ہے تو مجھے کوئی عار نہیں ہے جس دن مرضی بحث رکھیں، انشاء اللہ تعالیٰ ہم بتائیں گے کہ گزشتہ پانچ سالوں میں ہم نے کیا کیا ہے اور ہم آپ سے پوچھیں گے کہ ماضی میں آپ نے کیا کیا ہے؟ (قطع کلامیاں)

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اس ہاؤس کے بزرگ ترین ممبر جس خاندان کی پانچویں نسل قوم کی خدمت کر رہی ہے اور وہ ہاؤس کے سامنے یہ کہہ رہے ہیں کہ منسٹر ایجوکیشن کے آرڈر کی یہ تضحیک کی گئی ہے ان کے مقابلے میں ہم ایک ای ڈی او ایجوکیشن کو پوچھنا چاہتے ہیں کہ تم نے ایسا کہا ہے یا نہیں کہا؟ ایک فرد کے مقابلے میں آپ یہاں یہ تاثر دے رہے ہیں کہ وہ یہاں کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ساتھ یہ ہوا ہے۔ آپ ہر ڈی سی او کی ردی کی ٹوکریاں چیک کریں ایک دن میں تین تین سو ڈائریکٹوز پھاڑ کر ٹوکریوں میں پھینک دیتے ہیں، یہ تو ہمارے ڈائریکٹو کا وقار ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نولاٹیا صاحب! اس پر بات ہو گئی ہے۔ اس کو اب دہرانا نہیں ہے۔ اب تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوا۔

سرکاری کارروائی

ہنگامی قانون

(جوایوان کی میز پر رکھا گیا)

ہنگامی قانون پنجاب جوڈیشل اکیڈمی مجریہ 2007

MR DEPUTY SPEAKER: Let's start the Government Business. The Punjab Judicial Academy Ordinance 2007. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir I move to lay the Punjab Judicial Academy Ordinance 2007.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Judicial Academy Ordinance 2007 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Law Parliamentary Affairs with the direction to submit the report upto 30th April 2007. Minister for Law!

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

حکمت عملی کے اصولوں کی پابندی اور ان پر عملدرآمد کے بارے میں رپورٹ برائے سال 2005 کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move to lay the report on Observance and Implementation of Principles of Policy for the year 2005.

MR DEPUTY SPEAKER: The report on Observance and Implementation of Principles of Policy for the year 2005 has been laid.

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور مصدرہ 2006

MR DEPUTY SPEAKER: Now we take up University of Education Lahore (Amendment) Bill 2006. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

> That University of Education Lahore (Amendment) Bill 2006, as recommended by Standing Committee on Education be taken into consideration at once.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> That University of Education Lahore (Amendment) Bill 2006, as recommended by Standing Committee on Education be taken into consideration at once.

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now we take up the Bill clause by clause.

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

> That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Preamble of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS : Sir, I move that

"The University of Education Lahore

(Amendment) Bill 2006 be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of Education Lahore (Amendment) Bill 2006 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the University of Education Lahore (Amendment) Bill 2006 be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed.)

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ ایجنڈا ہمیں ابھی ملا ہے اس میں لاء اینڈ آرڈر پر بحث کے لئے 14 اور 15 تاریخ رکھی گئی ہے جبکہ ہماری ایڈوائزری کمیٹی جس میں آپ بھی موجود تھے اور سپیکر صاحب بھی موجود تھے، وہاں پر یہ طے ہوا تھا کہ لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو گی لیکن بحث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو حکومت بھاگ جائے تو پھر یہ بحث شروع ہونا ہے۔ میری درخواست یہ ہے کہ اس پر کل بحث کر لیں۔ دو دن اس کے لئے کل اور پرسوں کا رکھ لیں۔

وزیر قانون و پالیمانی امور: جناب سپیکر! 14 اور 15 کو اجلاس ختم نہیں ہو رہا۔ ہم بحث کریں گے دو کی بجائے تین دن کریں گے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم انہی کی مرضی سے تاریخ رکھیں۔ یہ طے ہوا تھا کہ بحث کرنی ہے ابھی ہمارا ایجنڈا چل رہا ہے حکومت کے پاس بزنس ہے اور ہم نے لیجسلیشن کرنی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! انہوں نے کہا تھا کہ گورنمنٹ کی کارکردگی پر جب چاہے۔ بحث رکھ لیں۔ آپ اس کی تاریخ مقرر کر دیں تاکہ پتا لگ جائے کہ انہوں نے کارکردگی کی بنیاد پر پانچ سال مکمل کئے ہیں یا وردی کی بنیاد پر۔

وزیر قانون و پالیمانی امور: جناب سپیکر! 14 اور 15 تاریخ کے بعد 16 کو اس پر بھی بحث رکھ لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! آپ پہلے اس پر بحث رکھ لیں۔

وزیر قانون و پالیمانی امور: پہلے کیوں رکھیں۔ ہمارے پاس بزنس ہے ہم نے لیجسلیشن کرنی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: پرسوں کا رکھ لیں۔

وزیر قانون و پالیمانی امور: کیوں پرسوں رکھیں۔ ہم اپنی مرضی سے رکھیں گے۔ ہم mandatory ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم اس طرح کرتے ہیں کہ ہم چیمبر میں مل کر اس پر اتفاق رائے سے کوئی دن مقرر کر لیتے ہیں۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا، آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا لہذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 6-مارچ 2007 صبح 10.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔